YOUTH PARLIAMENT PAKISTAN
DEBATES

Saturday, the August 31, 2013

The Youth Parliament met in the Margalla Hotel at thirty five minutes past in the morning with Mr. Speaker (Mr. Wazir Ahmed Jogezai) in the Chair.

(Recitation of the Holy Quran)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے ہمارے ایک نئے ممبر oath لیں گے۔

(At this moment, a new Member of Youth Parliament, Raja Hassan Khan took oath)

جناب سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے oath میں ایک element اور بھی ہونا چاہیے جو یہاں بھی نہیں ہے، وہاں بھی نہیں ہے that we are punctual. Punctuality is essence of life. This is a mock Parliament and this a mock session جس کے لیے یہ ساری محنت اور کاوش کی جاتی ہے۔ آپ کو زندگی میں اسے کوئی فائدہ ہو، کتنا ہو، کیسے ہو، ایک یادداشت تو آپ کی رہے گی لیکن punctuality ایسی چیز ہے جس پر میرے خیال میں compromise نہیں ہونا چاہیے۔ ابھی آپ جوان ہیں، ابھی تو ایسا کوئی serious مسئلہ نہیں ہے لیکن آئندہ زندگی میں punctuality should be respected. Punctuality is a success, success to the life. سیکرٹریٹ نے پہلے بھی کچھ بچوں کو سزا دی ہے لیکن وہ پھر بھی نہیں سنبھلے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یا ان کا قصور ہے اور یا پھر آپ کا۔ کسی کا قصور ضرور ہے جو punctuality کی respect نہیں ہوتی۔ اب استری کا ہونا نہ ہونا، ہرگز کوئی excuse نہیں ہے۔ اگر پوری رات میں دوسرے دن کے لیے کپڑے استری نہیں ہوسکتے تو پھر یہ کوئی system نہیں ہے۔ بہرحال میں سیکرٹریٹ سے درخواست کرتا ہوں کہ ان ارکان کو آج کے دن آنے دیں، پھر دیکھیں گے۔

ابھی جو late comers آئے ہیں، میں نے ایک چھوٹی سی گفتگو کی کہ punctuality is the essence of life. اس وقت آپ ایک mock Parliament میں ہیں۔ براہِ کرم، اس کا خیال رکھیں۔ پہلے بھی سیکرٹریٹ نے آپ سے ایک آدھے دن کا کرایہ جمع کروایا ہے، یہ صرف آپ کی training کے لیے ہے، یہ نہ ان کی معتبری ہے اور نہ ان کی زیادتی ہے بلکہ یہ آپ ہی کے لیے ہے کہ آپ punctuality کو adhere کریں، punctuality کی respect کریں۔ If you are punctual, you will be respected, your nation will be respected and you will be honoured with success. اس لیے مہربانی کرکے punctuality کو یقینی بنائیں۔ سیکرٹریٹ کا آپ پر احسان ہے کہ وہ آپ کو آج سیشن میں شرکت کی اجازت دے رہے ہیں۔ آئندہ آپ لوگ پابندیٔ وقت کا خصوصی خیال رکھیے۔ شکریہ۔

اب ہم Order of the Day کی طرف آتے ہیں۔ مومنہ نعیم کا calling attention notice ہے۔ اسے کون move کرے گا؟

Mr. Kashif Ali (Leader of Opposition): Honourable Speaker, Miss Momna who has moved this calling attention notice, is not here today. Before moving it, I want to seek your attention towards one of the important issues. There was a resolution which was supposed to be in today's order of the day but the same is not included in the order of the day lying in front of us.

میں آپ کی توجہ اس قرارداد یا تحریک کی طرف اس لیے دلانا چاہ رہا ہوں کیونکہ وہ انتہائی اہم ہے۔

جناب سپیکر: آپ مومنہ کو represent کررہے ہیں یا اپنے motion کو represent کررہے ہیں؟

جناب کاشف علی: میں اپنے motion کو represent کررہا ہوں کیونکہ وہ motion اتنا important ہے کہ اسے order of the day میں top پر ہونا چاہیے تھا لیکن وہ موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگر order of the day میں نہیں ہے تو اس کی کوئی وجہ ہوگی۔

جناب کاشف علی: میں اس کی وجہ جاننے کے لیے تو پوچھ رہا ہوں۔ اس ایوان میں ڈپٹی سپیکر کی removal کے لیے ایک motion move کیا گیا تھا۔ محترم سپیکر! ہر individual کا ایک جمہوری حق ہے کہ وہ motion move کرنا چاہتا ہے یا نہیں۔ میری پارٹی نے یہ motion move کیا ہے۔ ہماری پارٹی ایسی پارٹی ہے جو شروع سے جمہوریت پر یقین رکھتی رہی ہے، یہ ایک ایسی پارٹی ہے جس نے ہمیشہ جمہوریت کو مستحکم کرنے کی بات کی ہے۔ آج میں آپ کی توجہ اسی issue کی جانب دلانا چاہ رہا ہوں کہ اس ایوان کا مذاق بنایا جارہا ہے۔ اگر آپ مجھے دیکھیں تو میں نے ہمیشہ ڈپٹی سپیکر کی authority کو respectکیا ہے۔ میں نے ہمیشہ Rules of Procedure کو follow کیا ہے۔ آج میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس انتہائی اہم issue پر مجھے صرف تین منٹ دیے جائیں تاکہ میں ایک تقریر کروں۔

جناب سپیکر: تقریر آپ اس وقت کریں جب آپ کا motion take up ہو۔ What are the rules and procedures in this case? There has got to be some rules and procedures.

جناب کاشف علی: محترم سپیکر! میں اسی لیے کہہ رہا ہوں کہ آپ کے ایوان کا مذاق بنایا جارہا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، procedures follow کرنے سے مذاق نہیں بنتا۔

جناب کاشف علی: محترم سپیکر! اسی batch میں ایک precedent set کیا گیا ہے کہ اسی طرح کا فوری اہمیت کا motion سات منٹ میں move ہوجاتا ہے جبکہ آپ ہم پر کون سے سات دنوں والے rules apply کررہے ہیں؟

محترم سپیکر! میں تو یہاں بیٹھی ڈپٹی سپیکر سے مخاطب نہیں ہونا چاہتا تھا کیونکہ آپ ایک honourable authority تشریف رکھتے ہیں۔ میں نے ہمیشہ authority کو respect کیا ہے۔

جناب سپیکر: لیڈر آف دی اپوزیشن صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ I know it is an important issue.

جناب کاشف علی: محترم سپیکر! یہ ایک urgent importance کا معاملہ ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک رکن کے democratic right کو expunge کیا جارہا ہے۔ ایک فرد کا جمہوری حق ہے کہ وہ جب ایک motion submit کرے تو اسے move ہونا چاہیے۔ ہم چاہتے ہیں کہ institutional discrimination نہیں ہونی چاہیے۔ ہم چاہتے ہیں

کہ provincial discrimination ختم کی جائے اور جو بھی motion submit کیا جائے، اسےبغیر کسی dichotomy کے move ہونا چاہیے کہ یہ اِس طرف سے آیا ہے یا اُس طرف سے۔ جب procedures اور rules کی بات ہوگی تو ہ across the board ساٹھ ارکان پر apply ہوگی۔ وہ صرف لیڈر آف دی اپوزیشن پر ہی apply نہیں ہوں گے، وہ گرین پارٹی پر ہی apply نہیں ہوں گے بلکہ سب پر ہوں گے۔

جناب سپیکر: بات سنیں، آپ تشریف رکھیں۔

There are always rules and procedures. If you go by them, the House will be very comfortable, you will be comfortable and the business of the House will progress gradually. There are different procedures for removal of Leader of the House and Speaker/Deputy Speaker.

جناب کاشف علی: محترم سپیکر! رولز آپ کے سامنے پڑے ہیں، آپ پڑھ لیں، اس کے تحت بھی سات دن apply ہوتے ہیں۔ میں اسی لیے کہہ رہا ہوں کہ اس ایوان کا مذاق اڑایا جارہا ہے، آپ انہی لوگوں سے پوچھیں۔ میں بھی request کروں گا کہ وہ لوگ بتائیں کہ حق کیا ہوتا ہے، سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔

Mr. Speaker: That was not brought to my attention.

جناب کاشف علی: جناب سپیکر! میں اسی کی طرف آپ کی توجہ دلا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جو بات گزر گئی، اس کا تو میں کچھ نہیں کرسکتا۔ جو بات میرے سامنے ہورہی ہے، میں اسی کو recognize کروں گا۔

جناب کاشف علی: محترم سپیکر! ہم تو اسی کو follow کریں گے کہ ایک precedent set کیا گیا ہے۔ ایک precedent جو تیسرے سیشن میں set کیا گیا ہے، اسے ہی follow کرنا ہوگا۔

جناب سپیکر: اگر precedent غلط set کیا گیا ہے تو غلط ہے۔

جناب کاشف علی: محترم سپیکر! ہم غلط کو غلط ہی تو کہہ رہے ہیں۔ یہ غلط کیوں کیا گیا؟ میں نے پہلے دن سے stance لیا کہ ہم ایک جمہوری پارٹی ہیں، ہم جمہوریت کو چلنے دینا چاہتے ہیں، ہم اس یوتھ پارلیمنٹ کے پلیٹ فارم کا بیڑا غرق نہیں کرنا چاہتے۔

ایک معزز رکن: جناب! یہاں rules and regulations کو follow کیا گیا ہے۔ ہمارے سامنے یہ orders of the day ہے۔ اس کو follow کریں۔ ہم یہاں کام کرنے کے لیے آئے ہیں۔ ہم یہاں democracy کو derail کرنے کے لیے نہیں آئے۔

(مداخلت)

جناب کاشف علی: ایک بندے کی rules and procedures کی definition کیا ہے، یہی ہم آپ کو بتارہے ہیں۔ ہم آپ کو بتارہے ہیں کہ جمہوریت کی ایک ہی definition ہے۔ جمہوریت کی کوئی اپنی طرف سے definition نہیں بنا سکتا۔ جمہوریت کی تعریف یہ ہے کہ individual's liberty کو آپ expunge نہیں کرسکتے۔ آپ individual's right کو restrict نہیں کرسکتے۔

محترم سپیکر! یہ کوئی پاکستانی آئین کی definition نہیں ہے۔ یہ Wilsonian concept ہے۔ یہ universal human right human right declaration concept ہے۔ یہ ہر جمہوری ملک میں apply ہوتا ہے کہ جو motion move کرنا چاہتا ہے، آپ rules of procedures apply کریں۔ میں کہتا ہوں کہ ہم جمہوری لوگ ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ جمہوری نہیں ہیں۔ آپ کہاں جمہوری ہیں؟ You are not following the procedure at all.

جناب کاشف علی: محترم سپیکر! میں آپ کی توجہ اسی جانب دلا رہا ہوں کہ یہاں rules and procedures follow نہیں کیے جارہے۔ یہاں rules and procedures کو discriminately apply کیا جارہا ہے۔ محترم سپیکر! آپ مجھے بتائیں کہ اتنا غلط precedent کیوں set کیا گیا کہ ایک شخص کے لیے وہی motion سات منٹ میں move ہوجاتا ہے جبکہ دوسرے کےلیے سات دن لیتا ہے۔ یہاں کوئی مذاق کرنے نہیں آتا۔

Rana Faisal Hayat: Point of order, Mr. Speaker. Enough is enough. He has had enough of it.

جناب کاشف علی: دیکھیں، enough is enough کا کیا مطلب ہے؟ میں بات کررہا ہوں، یہ کوئی طریقہ ہے بولنے کا؟ جناب سپیکر! اسی authoritarian and tyrannical language کو میں condemn کرتا ہوں۔ یہاں موجود ساٹھ کے ساٹھ ارکان equally treat ہوں گے۔ سب پر rules and procedures, equally apply ہوں گے۔ میں کہتا ہوں کہ انہوں نے جس طرح کی language استعمال کی ہے، انہیں اپنے عہدے سے resign کرنا چاہیے۔ محترم سپیکر! یہ ایک جمہوری پلیٹ فارم ہے، انہیں کم از کم جمہوری زبان تو استعمال کرنی چاہیے۔

Mr. Speaker: How many times are you going to use the "democratic platform" in your speech. It is a democratic platform. There is a procedure which is meant to be applied.

جناب کاشف علی: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اسی جانب دلا رہا ہوں کہ یہاں جمہوری طور طریقے استعمال نہیں کیے جارہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کو adhere نہیں کررہے ہیں۔ آپ motion move کریں، motion adopt ہوگا اور اپنے وقت پر آئے گا۔

جناب کاشف علی: جناب سپیکر! میں نے اپنا motion تین دن پہلے move کردیا ہے، سیکرٹریٹ کے پاس پڑا ہے، وہ آج کے order of the day پر ہونا چاہیے تھا۔

جناب سپیکر: سات دن تو نہیں ہوئے؟

جناب کاشف علی: محترم سپیکر! آپ سات دن کی بات کررہے ہیں، میں آپ کو وہی بتا رہا ہوں۔ آپ honourable authority ہیں، میں آپ سے ایک permission لینا چاہتا ہوں۔ دیکھیں، ہم بات کرتے ہیں facts and figures اور evidences کی۔ آپ انہی لوگوں کو کھڑا کرکے ان سے پوچھیں کہ ان کے پرائم منسٹر کے خلاف پیش کیے جانے والے motion کو کتنا time لگا۔ محترم سپیکر! دیکھیں، ہم ایک precedent set کرنے کی بات کررہےہیں۔ مجھے بڑا فخر ہے، Blue Party کی dichotomy کو چھوڑیں، یہاں ایسے لوگ ہیں جو principlesکی بات کرتے ہیں، جو غلط کو غلط بولتے ہیں اور صحیح کو صحیح بولتے ہیں۔ جناب سپیکر! یہ motion ایوان میں آنا چاہیے۔

جناب سپیکر: آج نہیں آئے گا۔

جناب کاشف علی: اگر ہمارے جمہوری حق کو expunge کیا جارہا ہے تو میں ایوان سے walk out declare کرتا ہوں۔ میں ہر اس رکن کو invite کرتا ہوں جو سمجھ رہا ہے کہ rules and procedures کو discriminately impose کیا جارہا ہے، میں انہیں invite کرتا ہوں کہ وہ آئیں، کھڑے ہوکر صحیح کو صحیح

بولیں، غلط کو غلط بولیں۔ جب تک ہم اس پلیٹ فارم کی politics کو نہیں سدھاریں گے، اس ملک کو کوئی نہیں بچا سکتا۔ یہاں میں چھ مہینوں سے یوتھ یوتھ کی باتیں سن رہا ہوں، چھ مہینوں سے democracy کی بات سن رہا ہوں، یہاں democracy کا بیڑا غرق کیا گیا ہے۔ یہاں democratic rules and regulations کا بیڑا غرق کیا جارہا ہے۔

Mr. Speaker: You may declare the walkout before I put throw you out. Kashif *sahib*, you are violating all the rules and decency.

جناب کاشف علی: میں آج walkout کررہا ہوں اور میں ہر اس رکن کو بھی invite کرتا ہوں جو سمجھتا ہے کہ صحیح کو صحیح اور غلط کو غلط کہنا چاہیے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: We adjourn the session for five to ten minutes. Let us have Kashif in the chamber.

رانا فیصل حیات (وزیر اعظم): جناب! مجھے دو منٹ کے لیے اجازت دیں۔

جناب سپیکر: آپ کیا بولیں گے؟

رانا فیصل حیات: جناب! میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم یہاں صرف الفاظ کا ہیر پھیر کر کے ایوان کے قانون اور آئین کی دھجیاں نہیں اڑا سکتے۔ جب ہمارے قانون میں سات دن کا proposed time دیا گیا ہے تو اس سے ہٹ کر بات نہیں ہونی چاہیے۔

اس کے علاوہ، آپ کے حکم کے مطابق، میں جاکر ان سے بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ان سے بات کریں اور ان سے کہیں کہ یہ procedure نہیں ہے۔ ہم دس منٹ کے لیے اجلاس کو adjourn کرتے ہیں۔

[The House was adjourned for ten minutes]

[The House was reassembled after break with Mr. Speaker (Wazir Ahmed Jogazai) in the Chair]

جناب وزیر احمد جوگیزئی (سپیکر یوتھ پارلیمنٹ):ہم calling attention notice پر بات کر رہے تھے۔جناب وزیراعظم صاحب! آپ اپنی statement دیں گے؟

رانا فیصل حیات (وزیراعظم یوتھ پارلیمنٹ): شکریہ، جناب سپیکر! ایسا ہے کہ سیلاب پر already ایک resolution آچکی ہے اور ہم اس پر working کر رہے ہیں۔ کالا باغ ڈیم کی بات کی گئی، کالاباغ ڈیم کو بہت seriously لیا جا رہا ہے because it has the potential to create 3600MW of electricity لیکن اس میں provincial disagreement بہت زیادہ ہے۔ KPK کی صوبائی حکومت they are also trying to make an environment in the province کہ اس کے حق میں کچھ کیا جائے اور اس پر national consensus کی ضرورت ہے۔ ہم نے floods کے بارے میں جو کمیٹی بنائی تھی، وہ already اس پر کام کر رہی ہے۔ شکریہ۔

RESOLUTION

Mr. Speaker: There is a resolution moved by Mr. Rafiullah Kakar, Mr. Inam Ullah Marwat, Mr. Mateeullah Tareen and Mr. Hazrat Wali Kakar. Those who are moved this resolution anybody amongst them is present?

One honourable Member: Mr. Speaker, they are coming and we will present this in a while.

Mr. Speaker: No they are not coming, you want to move it.

رفیع اللہ صاحب آگئے ہیں۔

Mr. Rafiullah Kakar: Thank you Mr. Speaker, I would like to move a resolution that;

"This House unequivocally condemns the continuation of the barbarous "Dump and Kill" policy by the military establishment in Balochistan. Since the new nationalist-led government has assumed office, the body count of Baloch missing persons has been on rise, which reveals not only the ignominious indifference of the security establishment to the post-election realities but also their blatant disregard of the rightful authority of civilian government. If the establishment persists with such strategies, it is likely to accentuate further the crisis of national integration".

جناب سپیکر! میں اس resolution کی importance بتانے کے لیے یہاں اس لیے لایا ہوں، ہمارے محترم اپوزیشن لیڈر ہمیں بعض اوقات کہتے رہتے ہیں کہ ہماری بات terrorism سے شروع ہو کر بلوچستان پر ختم ہوتی ہے۔ Issue یہ ہے کہ شاید باہر بیٹھ کر اس issue کی significance لوگوں کو معلوم نہیں ہوتی۔ Having been lived there and living there ground realities بعض اوقات اس alarming level تک پہنچ جاتی ہیں کہ then we reach to a point where there is no u-turn جہاں پر آپ point of on return پہنچ جاتے ہیں تو تب ہمیں سمجھ آتی ہے۔ This was exactly what happened in East Pakistan جہاں یہ ہوا۔ اب بلوچستان کی حالت یہ ہے کہ وہاں دو طرح کی insurgencies چل رہی ہیں، ایک sectarian insurgency جس میں non-state actors involved ہیں اور ایک ethno-nationalist ہے جس میں ایک Baloch ethnic group کے کچھ segments involved ہیں۔ وہاں کی حالت یہ ہے کہ میں آپ کے سامنے کچھ ایسے انکشافات کروں گا کہ کوئٹہ کے اکثر سکولوں میں آپ پاکستان کا جھنڈا نہیں لہرا سکتے، وہاں آپ قومی ترانہ نہیں پڑھ سکتے کیونکہ militants کی طرف سے threat ہے۔ Rural Balochistan میں Baloch belt میں حالت یہ ہے کہ وہاں سکولوں میں morning assembly ہوتی ہے اور نہ ہیassembly کے دوران پاکستان کا جھنڈا سکولوں پر لہرایا جاتا ہے۔جس صوبے حالت یہاں پہنچ چکی ہو، آپ کی سرکاری بلڈنگوں پر خدا نخواستہ لکھا ہوتا ہے کہ پاکستان مردہ باد، کوئٹہ میں سرکاری املاک پر یہ نعرے لکھے ہوئے ہیں۔ آپ کوئٹہ جیسے شہر میں سکولوں میں پاکستان کا قومی ترانہ نہیں پڑھ سکتے، آپ flag hoist نہیں کر سکتے - UET Khuzdar میں میرے دوست پڑھتے ہیں میں نے ان سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ وہاں پاکستان کا جھنڈا نہیں لہرایا جاتا۔ اسی طرح Baloch belt کے اکثر علاقوں میں یہی حالات ہیں۔ جب حالات یہاں تک پہنچ جائیں لیکن لوگ پھر بھی کہہ رہے ہوتے ہیں کہ بلوچستان میں تو آئے روز کوئی نہ کوئی مسئلہ ہو جاتا ہے، یہ اتنا اہم نہیں ہے، یہ چلتا رہے گا۔ بھائی یہ چلتے رہنے کی بات نہیں ہے۔ The reason we highlight this issue time and again and emphasize on it because we have made mistakes in the past, ہم نے East Pakistan میں یہی کیا جب پانی سر سے گزر چکا تو we realize but then it was too late. یہی چیز بلوچستان میں ہو رہی ہے، ہم بار بار چیخ رہے ہیں کہ خدا نخواستہ اگر اس معاملے کو حل نہ کیا گیا تو اس ملک کی integrity کو خطرہ ہے، crisis of national integration مزید بڑھے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ resolution particularly اس لیے لایا ہوں کہ آپ سب ماشاءاللہ معزز ممبران ہیں، آپ ٹی وی بھی دیکھتے ہیں، خبریں بھی پڑھتے ہیں۔ ایک بلوچ صحافی عبدالرزاق جسے آج سے چار پانچ مہینے قبل بلوچستان سے اغواء کیا گیااور اس کی لاش کراچی کے ایک علاقے سے تقریباً ایک ہفتے پہلے ملی ہے۔ جناب والا! آپ وہ تصویر دیکھ لیں جو ہربیار مری اور دوسرے لوگوں نے Twitter پر اپنے pages پر load کی، literally اس کی تمامbody جلی ہوئی تھی، اس کی family نے اسے صرف اس کی ٹانگوں اور ہاتھوں کی انگلیوں کے نشانات سے شناخت کیا، اس کے چہرے اور باقی تمام جسم کو,no one could identify it وہ ساری کی ساری جلی ہوئی تھی۔ یہ بلوچستان کا پہلا صحافی نہیں تھا جسے بے دردی سے مارا گیا۔ یہ اکلوتا بھائی تھا۔ اس کا خاندان اس پر dependent تھا اور یہ روزگار کا واحد ذریعہ تھا۔ معلوم نہیں کہ تربت اور کیچ جیسے backward areas سے اٹھ کر اس stage تک پہنچنے میں اس نے کیا تگ و دو کی ہو گی؟ جب ایسے لوگ عام political activists جنہیں کچھ civic sense آجاتا ہے، وہ جب حقوق کی بات کرتے ہیں تو آپ لوگ force use کر کے اس طرح brutally اور بے دردی سے انہیں suppress کرتے ہیں۔ مجھےاس family کی فکر نہیں ہے، مجھے ان تمام نوجوانوں کی فکر ہے، ان تمام میں ماشاءاللہ civic sense ہے، they know their rights and responsibilities.مجھے عبدالرزاق بلوچ کی شکل میں تمام نوجوانوں کی تصویریں نظر آرہی ہیں، مجھے اپنی تصویر نظر آرہی ہے کیونکہ اگر مجھے جس بھی forum پر موقع ملے گا I will speak against injustice تو کیاonly for speaking against injustice مجھے اس طرح بے دردی سے قتل کر دیا جائے گا؟ کل عبدالرزاق بلوچ، آج رفیع اللہ کاکڑ، پرسوں وزیراعظم صاحب، اس سے اگلے دن کاشف صاحب کی باری آسکتی ہے ، for that matter کسی کی بھی باری آسکتی ہے۔

جناب سپیکر!یہ nationalist government آئی ہے اور in the history of Balochistan at least theoretically we can say that this is a genuinely representative government, اس میں nationalists ہیں، Baloch nationalists ہیں، اس میں Pashtun nationalists ہیں اور جب یہ nationalist government آئی تو اس سے ہماری بڑی expectations تھیں.but they disappoints us that military establishment has not ceased its previous policy صرف پچھلے تین مہینوں میں جب سے یہ نئی حکومت آئی ہے تیس کے قریب لاشیں مل چکی ہیں، پہلے کوئٹہ سے ملتی تھیں، اب کراچی میں جا کر پھینک دیتے ہیں۔ یہ تیس کے قریب لاشیںindirectly اس nationalist and representative government کے لیے ایک signal ہے کہ.you do not have any authority یہاں میرے ساتھی جن کا بلوچستان سے تعلق نہیں ہے وہ اکثر مجھ سے پوچھتے رہتے ہیں کہ آپ لوگ خوش نہیں ہوتے، آغاز حقوق بلوچستان package آیا، زرداری حکومت نے معافی مانگی لیکن آپ لوگ خوش نہیں ہوتے، خوش ہونے کی بات نہیں ہے، آپ نے آغاز حقوق بلوچستان کا package دیا، اس میں primary point ہی یہ ہے کہ آپ missing persons کا مسئلہ حل کر دیں۔ آپ نے معافی مانگی، مشرف دور میں اتنی mutilated dead bodies نہیں ملی تھیں جتنی سابق دور میں ہمیں ملی ہیں۔ جب آپ لاش دیں گےاور ساتھ ایک سکول بنا دیں گے توdo you think کہ لوگ اس لاش کو بھول جائیں گے؟

جناب سپیکر! میں اپنے آپ کو بہت patriotic سمجھتا ہوں and I believe that everybody sitting in this House is among the most patriotic citizens of this county لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہpatriotism اس ملک کے لیے جو محبت ہے یہ اس دن question ہو گی خدانخواستہ اگر عبدالرزاق بلوچ کی طرح میرے family members and for that matter any Baloch missing person جس کی mutilated body ملتی ہے اگر وہ مجھے ملے،کسی کے ناخن نکالے گئے ہیں، یہاں تک کہ bullet سے firing کر کے ان کے سینوں پر پاکستان کے جھنڈے بنائے گئے ہیں۔ خدانخواستہ میرے family members تو دور کی بات میرے گاؤں میں بھی کسی کی اس طرح کی لاش آجائے تو پھر اس دن میراpatriotism پتا نہیں کہاں stand کرے گا۔ آپ bullet سے patriotism نہیں ڈال سکتے،soft power project کریں۔ یہاں کے لوگوں کو ground realities کا نہیں پتا کہ نئی حکومت آئی ہے اور آپ ابھی تک خوش نہیں ہیں، بھائی خوش ہونے کی بات نہیں ہے، بلوچستان کا مسئلہ ہمیشہ ہی یہ رہا ہے کہ military establishment has been interfering in the affairs of the civilian government. Civilian governmentآتی ہے، ایک تو وہ پہلے سے نااہل ہوتی ہے اوپر سے military establishment ان کی تھوڑی بہت performance کو missing persons, dead bodies, FC کی activities سے اس پر مزید پانی پھیر دیتی ہے۔ My point here is کہ ایک representative government آئی ہے خدارا! میں حکومتِ پاکستان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ military establishment کو لگام دے اور اگر وہ انہیں لگام نہیں دے گی، یہ missing persons کا معاملہ، mutilated dead bodies پھینکتے ہیں، جس دن پانی سر سے گزر جائے گا۔ مجھے حیرت ہوتی ہے، بڑے بڑے لوگ، بڑے بڑے اخبارات جو اس وقت مشرقی پاکستان کے خلاف لکھتے تھے، آج سب پچھتا رہے ہیں کہ ہم یہ غلطی ہوئی، وہ غلطی ہوئی,but its too late اب اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ we have learnt nothing from our mistakes of the past, ہم بلوچستان میں وہی غلطیاں دہرا رہے ہیں۔ آج تو صرف جھنڈا نہیں لگ رہا۔ میں ان کی target killings کے ساتھ ان settlers کی target killings کو بھی condemn کرتا ہوں۔ عید سے پہلے تیرہ مسافروں کو بس سے اتار کر، ان کے شناختی کارڈ check کیے اور جو پنجاب اور سندھ سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے ان کو قتل کیا۔ کس نے کیا؟ دہشت گردوں نے کیا، non-state actors نے کیا۔

جناب سپیکر! ہم بلوچستان کے عوام are trapped in a unending war between the non-state actors and the state, یہ کب تک جاری رہے گی؟ وہ مسافروں کو ماریں گے، ایک عام پنجابی مزدور کو ماریں گے، ایک ٹیچر کو ماریں گے اور یہ ایک برائے نام عام Baloch activist کو ماریں گے تو کیا اس طرح بلوچستان کا مسئلہ حل ہو گا؟ ہم Baloch militants کی ان activities کو condemn کرتے ہیں جو وہ کرتے ہیں۔ میرے اپنے ایک ٹیچر مار دیے گئے، he was Punjabi. اس تکلیف کا مجھ سے زیادہ کس کو پتا ہو گا؟ He was my teacher, he taught me for three years, انہیں کالج کے سامنے مارا گیاjust because that he was not from Balochistan. اسی طرح I feel for those Balochs جنہیں military establishment نے لیکن چونکہ military establishment پر میں اس لیے زیادہ responsibility ڈال رہا ہوں کہ یہstate کو represent کرتی ہے اور state کاrole ایک باپ کی طرح کا ہوتا ہے اور زیادہ responsibility state پر آتی ہے۔ میں اس لیے اپنے دوستوں سے یہ گزارش کرتا ہوں

کہ یہ حالات جس دن point of no return پر پہنچ گئے پھر آپ پچھتائیں گے۔ That is all from my side. Thank you for your passion and presence.

Mr. Speaker: Mr. Inam Ullah Marwat *sahib*.

Mr. Inam Ullah Marwat: Thank you Mr. Speaker, I fully agree with this resolution that has been moved by Mr. Rafiullah Kakar and he was quite right in saying that we are dealing with the Balochistan issue on the face value, I mean the grievances of Balochistan are something like that they have always complaints that we have not been taken on board whenever the government comes in Balochistan. For the first time in history in 1973 you can see when the first Constitution of Pakistan was formulated and National Awami Party was formed government in the province and it was representing the locals. After just one year when demanding for more autonomy the provincial government was dismissed by then government led by Pakistan People's Party. For the first time in history and this credit goes to PML (N) that they made a huge compromise by just leaving the government although they could form government over there but they gave that government to the local political parties i.e., Paktoonkhwa Milli Awami Party and others who are representing Balochs.

Mr. Speaker, Want I want to say that although the local parties are representing but when I say that we are dealing with it on the face value, military establishment is quite active over there. I think military is quite right, it can justify in something like that we left a political space over there and that space has now filled by foreign hands and to counter those foreign hands the army is just compelled to act there. I believe that a proper policy should be framed and the power should be given to the locals. We should take them on board, give them responsibilities. We can not go with military type of solution which has been applying for the last sixty years and what is the result of this? The foreign hands over there and they are quite exploiting the insurgency. Thank you.

Mr. Speaker: Mr. Mateeullah Tareen *sahib*.

جناب مطیع اللہ ترین: ہم اس ایوان میں information and number game کے لیے یا quantitative measures کے لیے باتیں تو کر دیتے ہیں، سن لیتے ہیں لیکن کبھی feel نہیں کرتے کہ ان measures and quantities میں درد اور feeling کیا ہے؟ جتنے لوگ لاپتا ہیں، ان کے گھروں میں کیا حالات ہیں؟ ان کی situation کیا ہے، ان کی families کی کیا situation ہے؟ میں کچھ figures دوبارہ پیش کروں گا جو normally quote کیے جاتے ہیں کہ اس وقت missing persons کی تعداد بلوچ groups کے مطابق above ten thousand ہے جبکہ حکومت کی طرف ان کی تعداد below one thousand ہے۔ Let's agree کہ بلوچ ایک extreme پر ہیں اور حکومت دوسری extreme پر کھڑی ہے، یہ figure five thousand کے درمیان یا پھر چار ہزار کے درمیان ہے، just believe four thousand people means you are paralyzing four thousand families in a province ان کے لوگ گھروں سے غائب ہیں اور اس معاملے کو seriously نہیں لیا جا رہا۔ Judiciary is talking about it time and again Chief Justice *sahib* باربار کہتے ہیں کہ missing persons کے معاملے کو seriously لیا جائے۔ پچھلے ایک دو سالوں سے اسی معاملے پر discussion ہو رہی ہے۔ ہر عید پر ہم اچھے اورنئے کپڑے پہن کر، بن سنور کر رشتے داروں کے ہاں جاتے ہیں، خوشیاں مناتے ہیں، ان missing persons کے رشتے دار Quetta

Press Club کے باہر ایک ٹینٹ میں بیٹھ کر عید کے تینوں دن اپنے عزیز واقارب کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ ایک طرف ایک آدمی خوشی منا رہا ہوتاہے اور دوسری طرف دوسرا آدمی اپنے رشتہ دار کے غم میں ٹینٹ میں پوری عید پرانے کپڑوں میں گزار دیتا ہے۔ اس کے باوجود اس کے لیے commitment, will and process جس طرح یہ کام ہونا چاہیے تھا that is not going on.

Mr. Speaker, Mr. Rafiullah said about the military establishment being involved in the whole process.

میں اس میں ایک اور چیز کو بھی include کرنا چاہوں گا صرفmilitary establishment ہی نہیں موجودہ الیکشن ہونے کے بعدپچھلے تین مہینوں سے Balochistan Government کی کابینہ ابھی تکform ہی نہیں ہو سکی۔ We really appreciate, اس ایوان میں ہر کوئی agree کرے گا کہ Balochistanمیں آنے والی تمام حکومتوں اور صوبائی اسمبلیوں میں ایک consensus کے ساتھ لوگوں کو represent کرنے والی اگر کوئی اچھی حکومت بنی ہے تو وہ موجودہ حکومت ہے. but still there is a deadlock on the formation of the Cabinet of Balochistan. Here is not the involvement of the military establishment but the involvement of the Federal Government کہ اس کے نمائندے ایک deadlock create کر رہے ہیں۔ وہاں already ایک معاہدہ ہو چکا ہے کہ کون سی وزارت کس پارٹی کو ملے گی، اس کے باوجود the major party that is sitting in the center is interfering in the provincial affairs once again in the formation of the cabinet. تین ماہ گزر چکے ہیں اور وہاں ابھی تک کابینہ کی تشکیل نہیں ہو سکی،how will the affairs of the province will be run? ایک national government کوجا کر آپ یہ تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم نےبلوچستان میں ایک ایسی representative government بنا دی جو ان کے اپنے عوام کی ہے۔ ہمارے پاس mandate تھا لیکن ہم اپنا وزیراعلیٰ نہیں لائے لیکن خدارا! اب اس mandate کو کام کرنے دیں، اس کی کابینہ کو بننے بھی تو دیں، وہاں کی کابینہ بنے گی، اس پر کام ہو گا تو جا کر کوئی policy form ہو گی اور ان missing persons کے حوالے سے یا دوسرے حوالوں سے کوئی کام ہو گا، کوئی way out نکلے گا۔

جناب سپیکر!مجھے تو یہ چیز سمجھ نہیں آتی۔ رفیع اللہ کاکڑ نے مثال دی کہ تربت کا رہنے والا ایک صحافی جس کی struggle کو انہوں نے بیان فرمایا، تربت سے اٹھنے والے ایک آدمی کو یا پھر ایک banned lashkar کے تربت یا پنجگور سے اٹھنے والے کسی چھوٹے سے student کو بھی آپ اس کے گھر سے جا کر اٹھا کر، اس کی body کوmutilate کر کے کہیں بھی پھینک سکتے ہیں تو پھروہ کون سی وجہ ہے جو آپ کو روک رہی ہے کہ ایکreligiously banned organization آپ کے صوبے میں دندناتی پھر رہی ہے، وہ ایک دو نہیں بلکہ ایک ہی مہینے میں سینکڑوں لوگ مارتے ہیں، اس کے خلاف کوئی action نہیں ہوا، اس کا کوئی بھی آدمی نہیں پکڑا گیا۔ میں اس ایوان میں کتراؤں گا نہیں اور اس کا نام لوں گا کہ وہ لشکر جھنگوی ہی ہے جس نے ہر اس act کو accept کیا ہے، ایک settled situation کے مطابق ایک عام آدمی بھی آپ کو بتا سکتا ہے کہ لشکر جھنگوی کہاں رہتی ہے یا پاکستان، بلوچستان اور کوئٹہ کے کن کن specific areas میں ان کے گڑھ ہیں، کہاں کہاں ان کے دفاتر ہیں۔ کون لوگ ہیں جو اسےlead کرتے ہیں، what are the names, you have the names, you have the addresses and you are a complete security agency and still there is a failure on the side. میں تو

اس چیز پر believe نہیں کرتا، .being an individual I do not believe on this خدارا! اس situation کو تھوڑا serious لیا جائے۔ میں حکومتی ممبران اور اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے تمام ممبران سے درخواست کرتا ہوں کہ اس resolution کو تھوڑا serious لیں۔ یہاں political deadlock create کرنے کی بجائے بلکہ اس situation میں ان لوگوں کے درد کو سمجھیں اور پھر اس resolution کو سامنے رکھ کر کوئی فیصلہ کریں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب حضرت ولی کاکڑ صاحب۔

جناب حضرت ولی کاکڑ: شکریہ، جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیں national integration کو promote کرنے کے لیے اقدامات کرنے چاہییں۔ اس وقت ہمیں واضح نظر آرہا ہے کہ ہمارے ملک میں national integration strong نہیں ہے۔ ہم بلوچستان کے حوالے سے بات کر رہے ہیں کہ وہ کیا issues ہیں؟ مطیع اللہ نے کہا تھا کہ ایک organization Baloch Voice for Missing Persons کے مطابق دس ہزار لوگ missing ہیں۔ وہ لوگ claim کر رہے ہیں کہ ہمارے دس ہزار سے زائد آدمی لاپتا ہیں لیکن state یہ کہہ رہی ہے کہ نہیں یہ لوگ ہزار سے بھی کم ہیں لیکن ہم کہہ رہے ہیں کہ یہ جتنے بھی لوگ ہیں یہ لاپتا کیوں ہیں؟ ہمارا آئین اور international law ہمیں کیا بتاتے ہیں کہ اگر آپ کسی بھی آدمی کو اغواء کرتے ہیں تو within 24 hours اسے عدالت کے سامنے پیش کریں جبکہ یہاں دس ہزار آدمی لاپتا ہیں اور یہ کیوں لاپتا ہیں؟ ہم نے military and security establishment کی بات کی تھی۔ بلوچستان میں اتنے سکول نہیں ہیں جتنی ان کی check posts ہیں۔ ہم نے اس کو سمجھتے ہوئے یہ کہا تھا کہ اور کل بھی بات ہو رہی تھی کہ طالبان سے مذاکرات ہونے چاہییں، کسی نے کہا نہیں ہونے چاہییں اور کسی نے کہا ہونے چاہییں۔ ہمارے درمیان ابھی تک اس بات پر consensus نہیں ہوا کہ Baloch nationalists کے militants wings کا ایک نعرہ جو 1948 سے چلا آرہا ہے، ان کا گلہ اور شکوہ ہے اور ہم نے اسے ابھی تک seriously لیا ہی نہیں ہے۔ ہم اس بات کو discuss کرتے ہیں اور ہمیں response مل رہا ہے کہ بلوچ militants کے ساتھ کسی طرح کی negotiation نہیں ہونی چاہیے۔ ان کی genuine reasons ہیں، ہم مل بیٹھ کر ان کے مسائل کو دیکھیں اور انہیں حل کریں۔

جناب سپیکر! ہم غلطی پر غلطی کر رہے ہیں، مطلب یہ کہ بلوچوں کا ایک national cause ہے جبکہ انہیں tackle کرنے کے لیےہمیشہ ہمارے ملک کی یہ policy رہی ہےکہ ہمproxies کو promote کرتے ہوئے ملکی issues کو حل کرتے ہیں۔ آج کل ہم سب نے سنا ہے کہ بلوچستان میں ایک banned organization لشکر جھنگوی اتنی active ہے کہ آپ Baloch cause کو depress کرنے کے لیے ایک proxy کو promote کر رہے ہیں۔ یہ state کی policy نہیں ہونی چاہیے کیونکہ ہم ایک population کو support کر رہے ہیں۔ کیا یہ ہماری پالیسی ہے؟ ہم non-state actors کے ذریعے اپنا ایک national issue حل کرنا چاہتے ہیں، یہ کیا طریقہ ہے؟

جناب سپیکر! وزیر برائے داخلہ سے میرا یہ سوال بھی ہے اور گلہ بھی ہے کہ زیارت ریزیڈنسی پر حملہ ہوا، کوئٹہ میں کالج کی چودہ طالبات شہید ہوئیں، انہوں نے ابھی تک ان پر کوئی resolution لائی اور نہ ان پر کوئی بات ہوئی ہے۔ یہ کیا کر رہے ہیں؟ میرا ان سے ایک اور سوال ہے کہ میں لاہور کے ایک protest میں شریک تھا اور وہاں کہا جا رہا تھا کہ قائد ہم شرمندہ ہیں۔ قائداعظم کی رہائش گاہ پر حملہ ہوا اور وہ کہہ رہے ہیں کہ قائد ہم شرمندہ ہیں۔ کیا ہمیں اس بات پر قائد سے شرمندہ نہیں ہونا چاہیے کہ جو دس ہزار لوگ بغیر

کسی وجہ سے لاپتا ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ زیارت ریزیڈنسی پر حملہ صحیح ہوا تھا، میں اس act کو بھی condemn کر رہا ہوں کہ وہاں کسی بھی صورت حملہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ میں وزیر داخلہ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ایک چیز طے کر لی جائے کہ اس issue پر ہماری پالیسی کیا ہے؟ زیارت ریزیڈنسی پر حملہ کیوں ہوا؟ کس نے کیا؟ اس پر ہمارا کیا response ہے؟ ہر بات کو tackle کرنے کے لیے ہمارے پاس ایکwill and comprehensive policy ہونی چاہیے۔ اگر یہ policy ہے اور لوگ لاپتا ہو رہے ہیں تو یہ اتنا چھوٹا مسئلہ نہیں ہے، اس سے ہماری national integration کافی کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ لہٰذا میں اس ایوان اور اس کے ممبران کے توسط سے توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس بات پرseriously غور کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب اقبال زہری صاحب۔

جناب محمد اقبال زہری: شکریہ، جناب سپیکر! میری بھی خواہش ہے کہ اسلام آباد سے لاہور تک جو موٹر وے بنی ہے، ایسی ہی بلوچستان میں بھی بنے، میری بھی خواہش ہے کہ کراچی میں جو بندرگاہ develop ہوئی ہے ایسی ہی گوادر میں بھی develop ہو۔ گزارش ہے کہ وہاں کے لوگوں کو جینے نہیں دیا جا رہا۔ میں خضدار کے علاقے سے تعلق رکھتا ہوں، میں ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں کیونکہ ہمارے لیے یہ ایک چھوٹی سی مثال ہے لیکن اس فیملی کے لیے یہ قہر کی گھڑی ہے۔ اس فیملی کا صرف یہ قصور تھا کہ اس فیملی کا ایک نوجوان وہاں کیBaloch Student Organization کا ممبر تھا، ان کی activities میں participate کیا کرتا تھا۔ پہلے اسے مارا گیا اور establishment کا دل اس سے نہیں بھرا، اس کے بعد اس کے باپ کا کوئٹہ میں پیچھا کیا گیا اور وہاں مار دیا گیا، اس کے بعد اس کی فیملی کومجبور کیا گیا کہ وہ پہاڑوں میں جا کر پناہ لے۔ آپ کہتے ہیں کہ آپ پہاڑوں پر چڑھتے ہیں اور بندوقیں اٹھاتے ہیں تو ہم بندوقیں کیوں نہ اٹھائیں جب ان کے لوگوں کو مارا جا رہا ہے، جب ان کے حقوق کو چھینا جا رہا ہے تو پھر وہ آواز کیوں نہ اٹھائیں۔

جناب سپیکر! وہاں کے حالات دن بدن خراب ہوتے جارہے ہیں اور state وہاں غیر ذمہ دارانہ طریقے سے perform کر رہی ہے۔ وہاں کے منتخب ممبران کو بھی کام نہیں کرنے دیا جا رہا۔ آپ کے سامنے ایک recent مثال ہے کہ حال ہی میں ہونے والے الیکشن میں اختر مینگل صاحب کو ہی دیکھ لیں، ان کے ساتھ کیا کیا گیا؟ ان کے الیکشن کے نتائج کو روکا گیا۔ انہوں نے اس پر protest کیا، میڈیا میں یہ بات آئی تو پھر مجبوراً ان کے الیکشن کے نتائج کو announce کیا گیا۔ گزارش ہے کہ وہاں کے لوگوں کو اور ان کی مجبوریوں کو سمجھا جائے، وہاں کے لوگ پہلے ہی سرداروں اور وڈیروں کی وجہ سے مارے جا چکے ہیں اور جو بچی کچھی کسر تھی وہ state نے پوری کر دی ہے۔ اب گزارش یہ ہے کہ اس مسئلے کو جلد از جلد حل کیا جائے۔ اس مسئلے کی sensitivity کو سمجھا جائے خدارا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب عمر نعیم صاحب۔

جناب عمر نعیم: شکریہ جناب سپیکر۔ میں رفیع اللہ کی اس resolution کو endorse کرنا چاہوں گا۔ ہمارا جو مسئلہ ہے missing persons کا یا جو killing کا معاملہ ہے، یہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں اگر ہم یہاں پر بیٹھ کر discuss کر لیتے ہیں۔ Discuss کرنا تو ٹھیک ہے لیکن آگے جو اس کی implementation کی جب بات آتی ہے تب ہمیں بہت سے ایسے شواہد ملتے ہیں کہ اس میں کئی militants بھی

involved ہوتے ہیں اور کئی مرتبہ ہماری rangers بھی involved نظر آتی ہے کہ جی یہ لوگ ایسا کر رہے ہیں۔ اگر missing persons کے لواحقین سے اس سلسلے میں views لیے جائیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ دہشت گردی کی activities میں involve ہوتے ہیں۔ ہمیں واضح طور پر بتایا جائے کہ اگر یہ missing persons کی تمام information موجود ہے حکومت کے پاس یا ان کو پتا ہے کہ یہ persons missing کیوں ہو رہے ہیں تو وہ اس کو تھوڑا سا highlight بھی تو کریں۔ اب ایک missing person ہے تو definitely اس کے گھر والوں کا درد ہم لوگ محسوس نہیں کر سکتے ادھر air-conditioned کمروں میں بیٹھ کر۔ یہ درد تو انہی لوگوں کو محسوس ہوگا جو ان کے گھر والے ہیں۔ یہ ایک question mark ہے۔ ایک تو بندے کی death ہو جاتی ہے تو اس کا تو معلوم ہوتا ہے اور صبر آ جاتا ہے لیکن ایک شخص جو لاپتا ہے، اس کے گھر والوں کو جب تک اس کوئی خبر نہ ملے وہ تو اذیت میں ہی رہتے ہیں۔ اس کے لیے جو implementation کی بات ہے جو انہوں نے بھی کی ہے کہ ہمیں غور کرنا چاہیے تو ہم غور تو کر رہے ہیں لیکن ہمیں کوئی نہ کوئی ایسا اقدام ضرور اٹھانا پڑے گا اور بہت جلدی کرنا پڑے گا۔ اس کو کسی صورت میں بھی delay نہیں کرنا چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم سپیکر: محترمہ مومنہ نعیم صاحبہ۔

محترمہ مومنہ نعیم: سب سے پہلے تو I am totally agreeing with the resolution. یہ بالکل ٹھیک topic ہے جس پر ہم یہاں پر discuss کر رہے ہیں لیکن جب یہاں پر implementation کی بات کی گئی تو اس resolution کے presenter نے لشکر جھنگوی کا نام لیا۔ پہلے تو میں یہ کہنا چاہوں گی یا یہ پوچھنا چاہوں گی کہ لشکر جھنگوی کا آپ کو پتا ہے، اس کا نام پتا ہے، اس کا address معلوم ہے، اس کی locations پتا ہیں، لوگ پتا ہیں، leaders پتا ہیں، تو آپ ان سے negotiations کیوں نہیں کرتے۔ آپ ان کے پاس کیوں نہیں جاتے اور آپ ان سے کیوں نہیں پوچھتے کہ مسئلہ کیا ہے۔ ?What do you want دوسری بات میں یہ کہوں گی کہ سب لوگوں نے یہاں پر کھڑے ہو کر implementation کی بات کی، policies formulate کرنے کی بات کی، state کے role کی بات کی، responsibilities کی بات کی لیکن کسی نے یہ نہیں کہا کہ ہمیں root causes میں جانا چاہیے۔ We should look or we should find out that what are the root causes. وہ کیا ایسی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے آج یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ میں یہاں پر ایک سوال کرنا چاہوں گی اپنے ساتھیوں سے کہ کیا بلوچستان میں اس کی root cause unemployment ہے؟ یا پہلے سے کچھ اس طرح کے دہشت گردی واقعات ہیں جو دوسرے لوگوں کو provoke کر رہے ہیں یہ سب کچھ کرنے پر۔ کیا اس کی وجہ poverty ہے یا پھر illiteracy ہے۔ میرے خیال میں اس کی وجہ illiteracy ہے۔ جب تک ہمیں root causes ہی معلوم نہیں ہوں گے تب تک ہم policies کس بنیاد پر formulate کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ implementation or policies or the role of state سے بھی پہلے ہمیں root causes discuss کرنا چاہیے کہ وہ کیا ہیں اور ان کو find out کرنا چاہیے۔

آخر میں میں نے یہاں پر بیٹھے ہوئے ایک point سوچا اور وہ یہ ہے کہ missing persons یا دہشت گردی یا یہ سب کچھ جو یہاں پر discuss ہوا، وہ سب صرف اور صرف بلوچستان کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ وہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کراچی میں بھی یہی سب کچھ ہو رہا ہے، بوری بند لاشیں مل

رہی ہیں، لوگ لاپتہ ہو رہے ہیں، کچھ نہیں پتا ہوتا کہ آج ایک بندہ گھر سے نکلا ہے تو کیا وہ واپس بھی گھر آئے گا یا نہیں۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ صرف بلوچستان کو specify کر دینا میرے خیال میں ٹھیک نہیں ہے۔ پورے پاکستان کا یہی مسئلہ ہے۔ اس وقت بلوچستان، سندھ، پنجاب یا KPK ہو ہر جگہ یہی مسئلہ ہے۔ میرے خیال میں ہمیں پورے پاکستان کو under consideration لانا چاہیے اور اس کے بعد root causes کو find out کرنے کے بعد policies formulate کرنی چاہیے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب راجیش کمار صاحب۔

Mr. Rajesh Kumar: Thank Mr. Speaker. I am totally agree with Rafiullah Kakar, Inamullah Marwat and Matiullah Tareen.

جناب سپیکر! بلوچستان کا مسئلہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے ہمارے لیے کیونکہ یہ ہمارے national interest کے خلاف ہے۔ آپ دیکھیں کہ اس وقت جس طرح کے حالات بلوچستان میں ہیں، جس طرح Quetta Residency پر حملہ کیا گیا اور جیسا کہ رفیع اللہ نے بتایا کہ وہاں پر تعلیمی اداروں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے اور وہاں پر national flag لگانے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ یہ صورتحال صرف بلوچستان میں نہیں ہے بلکہ میں تو سندھ کی بات کروں گا۔ ہمارے سندھ میں بھی یہی ہے کہ ہمارے تعلیمی اداروں میں against our country slogans لگاتے ہیں جو ایسے ہوتے ہیں جو ایک عام بندے کو unpatriotic بنا دیتے ہیں۔ جہاں تک missing persons کی بات ہے تو ہمارے تعلیمی اداروں سے students کو kidnap کیا جاتا ہے اور پھر دو ماہ بعد ان کی لاشیں ملتی ہیں۔ ہماری state کو اس طرف توجہ دینی چاہیے کہ یہ کون سے عناصر ہیں جن پر ہمارا control نہیں کر پا رہے ہیں۔ اس طرح سے ہماری national integrity کے خلاف یہ کام ہو رہا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح ہمارے تعلیمی اداروں میں آپ کو تربیت ملتی ہے، جہاں سے آپ سیکھتے ہیں یہ unpatriotic قسم کی چیزیں تو میں حکومت کی توجہ اس طرف دلانا چاہوں گا کہ مہربانی کرکے اس معاملے کو seriously لیا جائے کہ تعلیمی اداروں میں اس طرح کی activities کو روکا جائے جو against the national integrity ہو۔ میرے خیال میں تو اس معاملے میں مختلف agencies involved ہیں کیونکہ میرے علم میں ایک بات ہے کہ وہاں پر سندھ کا ایک student تھا جو Sindh University میں پڑھ رہا تھا، I will not indicate his name, وہ تین ماہ تک agency کے زیر حراست رہا، اس کے بعد اس کو رہا کیا گیا۔ پھر ایک ماہ بعد اس کو police encounter میں مار دیا گیا۔ لہٰذا اس بات کو serious لینا چاہیے کہ اس طرح سے آگ بڑھے گی اور بجھے گی نہیں۔ I agree with this resolution. Thank you Mr. Speaker.

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ حرا ممتاز صاحبہ۔

Miss Hira Mumtaz: Honourable Speaker and fellow members of the Parliament. I denounce the kill and dump policy and I agree that this is something that is not just affecting Balochistan but also other provinces of the country and it should be tackled at an emergency basis. However, this is not just a law and order problem. We need to develop a joint strategy to resolve the menace of extremism and those other various issues that the province is engulfed in. Which is why I propose a 3D policy; Development, Dialogue and Deterrence. Ladies and Gentlemen! It is time that we realize that nothing is going to improve

the condition of Balochistan through mere making of announcement. We have to provide facilities to the masses and resolve their issues on priority basis. We need to establish educational institutions, hospitals and medical centers, we need to undertake development projects, infrastructure projects and water, sanitation, irrigation projects etc.

Secondly, the dialogue, ladies and gentlemen! We need to conduct open talks with these separatist groups to bring peace to this province which is facing a full blown insurgency and growing sectarian terrorism across the province. Agreed, these people are the one that are creating violence but we need to realize that these angry Baloch leaders have their grievances which need to be addressed. We need to make sure that the Baloch representation is increased. Ladies and gentlemen! In the National Assembly, there are only 16 seats which are allocated to Balochistan. However, in the Senate we see, there is equal representation of the provinces. So, we need to enhance the power of the Senate so that there is more representation of these Balochs. We need to make sure that we develop Balochistan and we create dialogue, these Baloch issues cannot be resolved unless we have these three stakeholders that come together, the Federal Government, the Military Leadership and the Provincial Government. These three have to be on the same page for us to be able to resolve this issue for ever.

Thirdly, the deterrence which is the third aspect instead of it being the priority. We need to make sure that after we develop and after we hold dialogues we tackle this issue through combating militants with force. Thank you.

Mr. Speaker: Thank you. Mr. Yasir Abbas.

Mr. Yasir Abbas: Thank you sir. I strongly agree and endorse this resolution presented by my fellow parliamentarians from Balochistan and I believe that

یہ جو missing persons کا issue ہے، جو پاکستان میں پچھلے کئے سالوں سے ہے اور لوگ غائب ہوتے جا رہے ہیں اور ایسے غائب ہو رہے ہیں جن کا کوئی سراغ نہیں ملتا، اگر ملتا بھی ہے تو مسخ شدہ لاشوں کی صورت میں ملتا ہے یا کسی بند کوٹھڑی میں زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ایک جسم کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ یہاں پر ایک چیز ہمیں سمجھنا بہت ضروری ہے کہ اس ہم اس issue کو ابھی تک own کیوں نہیں کر رہے ہیں۔ ہم جب terrorism کی بات کرتے ہیں تو اس پر ایک national consensus نہیں ہے۔ ہم جب missing persons کی بات کرتے ہیں تو اس پر بھی national consensus نہیں ہے۔ یہاں پر fellow parliamentarians نے کہا کہ یہ صرف کوئٹہ کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے۔ Yes, I strongly agree that this is the situation everywhere in Pakistan but یہ جہاں سے شروع ہوا ہے اور جہاں پر اس کی intensity زیادہ ہے، جہاں پر اس کا magnitude سب سے high ہے، وہ ہے کوئٹہ بلوچستان۔ وہاں کے لوگوں کو عجیب طریقے سے اور بہت ہی inhuman طریقے سے رکھا جاتا ہے، ان کو پہلے غائب کیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ پھر غیرانسانی سلوک کیا جاتا ہے and they create atrocities against them.

آج کل ہماری ایک اچھی بات جو پاکستانی سوسائیٹی میں سامنے آ رہی ہے، میڈیا میں آج کل بات چل رہی ہے missing persons کے بارے میں۔ کل ہی، جو 30 اگست کو پوری دنیا میں missing persons کا عالمی

دن منایا جاتا اور اسی مناسبت سے میں کل پاکستانی ٹی وی چینلز کو بھی دیکھ رہا تھا کہ ایک national force emerge ہو رہی ہے جو as a pressure group judiciary پر بھی اثرانداز ہو رہا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ یہ security کے ادارے یا establishment یہ بہت دیر تک اس چیز کو چھپا سکتے ہیں۔ ان کو ایک نہ ایک دن حقائق سامنے لانے ہوں گے۔ وہ کبھی بھی اس چیز کو چھپا نہیں سکتے کہ لوگ وہاں پر مر رہے ہیں اور some way or the other way security agencies are patronizing Lashkar-e-Taiba and other organizations just because that people of Balochistan are now in a position enough to ask for their rights اور جس کا جواب وہ missing persons کی شکل میں دیتے ہیں۔ جناب والا! یہ طرز عمل صرف بلوچستان میں ہی نہیں اپنایا جا رہا ہے بلکہ جس صوبے سے میرا تعلق ہے یعنی گلگت بلتستان، اس کو جس طرح indulge کیا جا رہا ہے، وہ کچھ مختلف ہے۔ اس کو sectarian violence کے ذریعے indulge کیا جا رہا ہے۔ ایک شہر ہے جو 06 kilometer کا ہے، جہاں سے بندہ اگر پیدل چلے تو اس کو ایک گھنٹہ لگتا کہ وہ شہر کے دوسرے سرے پر پہنچ جاتا ہے، اس شہر میں آج عالم یہ ہے کہ اگر کوئی بندہ گھر سے باہر نکلتا ہے تو اس کو پتا نہیں ہوتا کہ وہ زندہ واپس گھر آئے گا یا نہیں۔ مارکیٹوں میں جاتے ہیں تو دھڑکا لگا رہتا ہے کہ ابھی یہاں سے گولی چلے گی، ابھی اس کو کوئی اٹھا کر لے جائے گا یا ابھی اس کو کوئی قتل کر دے گا۔

دوسری بات مساجد کے عمائدین آپس ملتے ہیں، کہا تو یہ جاتا ہے کہ وہاں پر سنی شیعہ کا clash ہے، کہا تو یہ جاتا ہے کہ وہاں پر intelligence اور باہر کے ادارے اس میں ملوث ہیں لیکن اگر historically دیکھا جائے تو وہاں پر تو سنی اور شیعہ کے تو آپس میں رشتے ہوتے تھے۔ وہ آپس میں close relatives تھے یا ان کی ایک دوسرے کے ساتھ بہت close association تھی۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ situation پورے پاکستان میں ہے لیکن مختلف نوعیت کی ہے اور ہمیں کوئٹہ کو as a priority tackle کرنا ہے کیونکہ since from independence and since the birth of Pakistan they are the sufferers.

اب آتے ہیں حل کی طرف۔ اس چیز کا حل کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کے لیے ہمیں بہت ہی pragmatic steps اٹھانے پڑیں گے۔ جس طرح ہمارے fellow parliamentarians نے 3D model کا بھی ذکر کیا لیکن میری نظر میں ہمیں سب سے پہلے یہ کہ national consensus develop کرنا پڑے گا اور یہ کس صورت میں ہو سکتا ہے کہ آپ بلوچ leadership اور بلوچ لوگوں کو پارلیمنٹ میں جتنی بھی representation دے دیں but if you keep their hands cuffed, they cannot do any thing. اگر پوری پارلیمنٹ یعنی 328 ارکان سارے کے سارے بلوچستان کے بھی ہوں تو پھر بھی مسئلے کا حل نہیں نکال سکتے جب تک آپ ان کو autonomy نہیں دیں۔ آپ autonomy کیسے دیں گے، .let them decide their fate مجھے پتا ہے کہ بلوچ ایک patriotic قوم ہے۔ بلوچ قوم ہمیشہ پاکستان کے ساتھ کھڑی رہی ہے اور بلوچستان ہی وہ corridor جہاں پر گوادر بن رہا ہے جو پاکستان کے لیے ایک future power corridor کی شکل میں ابھر رہا ہے۔ کیا پاکستان اسی طرح tackle کرکے گوادر کو بھی گنوانا چاہتا ہے؟ کیا گوادر کو بھی terrorism کے لیے ایک international hub بنانا چاہتے ہیں۔ چین کے ساتھ تعلقات کی تو ہم بات کرتے ہیں۔ چین کے ساتھ ہم investment کی تو بات کرتے ہیں اور at the same time China سے ہم خنجراب سے لے کوئٹہ تک اور پھر گوادر تک اور آگے بدین تک ہم روڈ بنانے کی بات کرتے

ہیں، کیچ کو extend کرنے کی بات کرتے ہیں لیکن وہاں کیچ کے ارد گرد بسنے والے، گوادر میں بسنے والے، بلوچستان میں رہنے والے اور جتنے بھی ایسے علاقے ہیں جہاں پر یہ چیزیں ہوتی رہی ہیں، ان کے بارے میں ہم کبھی نہیں سوچتے، ان کو ہم onboard لینے کا کبھی نہیں سوچتے۔ لہٰذا اس کا economic solution بھی ہے، اس کا education solution میں بھی ہے اور اس کا prospective broader solution میں ایک security بھی ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ deterrence کی نوید ابھی آئی ہے کہ ہم as a force اس چیز کو deterrence کریں۔ ہم نے negotiations بہت کر لی ہیں۔ ہم ان لوگوں کو لائے ہیں، کوئی حکومت میں آتا ہے، چاہے وہ مشرف ہو، زرداری ہو یا نواز شریف ہو، کی پہلی تقریر میں تو یہ کہتے ہیں کہ ہم بلوچ عوام کے ساتھ کھڑے ہو جائیں گے۔ ہم بلوچ عوام کو ان کے حقوق دیں گے لیکن ہوتا وہی ہے جو ہمیشہ سے ہوتا آ رہا ہے۔ کوئی بھی pragmatic step اٹھانے کے لیے تیار نہیں ہے۔ اس چیز کو سمجھتے ہوئے یہ کرنا ہوگا کہ ہمارا وہ صوبہ جو رقبے کے لحاظ سے پورے پاکستان کا 46% ہے اس کے immense potential کو سمجھتے ہوئے بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ اخلاقی جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی جو ابھی حکومت بنی ہے، سے فوج کا influence اور دیگر security establishment کے influence اور جتنے بھی اور ایسے ادارے ہیں جو ان پر اثرانداز ہونے کی کوشش کرتے ہیں، ان کو وہاں سے نکال دیں اور at the same time, جتنے بھی پہاڑوں میں رہنے والے، جتنے بھی ہمارے بلوچ بھائی جو پہاڑ پر مورچہ زن ہیں ان کو mainstream politics میں شامل کریں and at the same time وہاں پر جتنی بھی targeting killings جو ہزاراہ کمیونٹی اور دوسرے لوگ جن کا تعلق اہل تشیع سے ہے کے خلاف ہے، ان کو constantly مارا جا رہا ہے، اس چیز کو روکنے کے لیے، جس طرح یہاں پر لشکر طیبہ کا نام ایک banned outfit ہے، State has declared it as a banned outfit and it has no legal right to operate nor in a civic sense nor in a military orbit. اور یہاں پر Opposition سے بات کی جاری ہے کہ آپ ایک banned outfit کے ساتھ negotiate جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ کسی طرح بھی ایک logical argument نہیں ہے، this does not make any sense. لہٰذا اس لیے ضروری ہے کہ ایسے banned outfits سے پھر اسی طرح tackle کیا جائے، it should be curtailed with force and with genuine requirement…..

(مداخلت)

محترمہ مومنہ نعیم: جناب سپیکر! معزز کن نے کہا کہ یہ بہت غلط بات میں نے کی ہے کہ negotiations کرنی چاہیے۔ پہلی بات تو ہے کہ میں نے negotiations پر emphasis نہیں کیا تھا بلکہ میں نے کہا تھا کہ آپ ان root causes کو find کریں۔ اگر آپ negotiations کر سکتے ہیں، if you have a situation. یہاں پر negotiations کی resolution نہیں آئی ہوئی ہے، resolution is about the implementing the policies or formulating the policies. میں نے صرف یہ کہا تھا ہم ان policies کو بنانے سے پہلے ان کے root causes کی طرف جائیں اور اگر root causes کو find کرنے کے لیے ہمیں کسی قسم کی کوئی negotiations کرنی پڑتی ہے تو وہ ہمیں کرنی چاہیے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ اگر میں نے کہہ دیا تو negotiations کر ہی لیں۔ اس کے لیے بھی obviously آپ کو consensus لینا پڑے گا اور پھر کوئی decision ہو گا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی یاسر عباس صاحب۔

جناب یاسر عباس: میں نے کوئی explanation تو نہیں دی تھی لیکن محترمہ نے جس طرح پہلے بتایا تھا وہ اب خود ہی اپنے بیان کو contradict کر رہی ہیں۔ For example, to conclude with ہمیں ایک چیز کی اشد ضرورت ہے اور وہ یہ ہے کہ بلوچستان کا جو root cause ملتا ہے، وہ ان کے rights کی deprivations سے ملتا ہے اور I believe that بلوچستان کے عوام are one of the most secular nation who are living in Pakistan. Education wise وہ ہم سے آگے تھے اور technically ان کا اپنا ایک culture ہے، ہم ان کے culture کو بندوق کے زور پر ان سے اتروانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ان کا سر کٹ تو سکتا ہے لیکن وہ جھکتا نہیں ہے۔ اس چیز کو بھی ہمیں سمجھنا ہوگا۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Yes, Hasham Malik.

جناب ہشام ملک: سب سے پہلے تو اپنے بلوچ بھائیوں سے معافی مانگنا چاہتا ہوں اس بات پر کہ شاید ہمارا ایوان ان کا مسئلہ سمجھ ہی نہیں پا رہا ہے۔ کم از کم بلوچستان کے issue کو کراچی، سندھ، گلگت بلتستان سے compare نہ کریں کیونکہ یہاں پر state involved ہے اور باقی جگہوں پر state involved نہیں ہے۔ یہ state کی پالیسی ہے کہ کن نوجوانوں کو اٹھانا ہے اور ان کو کس طرح treat کرنا ہے۔ لہٰذا مہربانی کرکے ان compare نہ کریں۔

جو نوجوان اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں میں ان کو مسئلہ بتانا چاہتا ہوں اور یہ نوجوان پاکستان کو ایک federating unit کے طور پر accept کرتے ہیں۔ اگر ان کی بھی grievances ہیں تو ان نوجوانوں کا کیا حال ہوگا جو پاکستان کو accept کرنے سے ہی قاصر ہیں۔ ان کا مرض تو کینسر ہے اور ہم بخار کی بات کر رہے ہیں۔ میری security agencies سے ایک درخواست ہے کہ اگر ان کی national interest کی یہ definition ہے کہ جو ان سے اختلاف کرے اس کو اٹھا لو یا جو قوم کے یا federating units کے خلاف چلے اس کو اٹھا لو تو ان سے میری درخواست ہے کہ کم از کم ملک اسحاق کو بھی missing persons میں ڈال دیں۔ اگر ان نوجوانوں کا یہی قصور ہے تو کم از کم عوام کو تو بتایا جائے کہ ان کا قصور کیا ہے۔ بغیر بتائے، بغیر کوئی الزام لگائے ان کو غائب کر دیا جاتا ہے۔

آخر میں اب solution کی بات کرتا ہوں۔ بہت اچھے solutions آئے لیکن اگر national interest جو بھی برائے نام چل رہا ہے، میں بھی ایک solution دینا چاہوں گا کہ کم از کم یہ کریں کہ پنجاب، سندھ اور KPK میں democracy رکھیں اور بلوچستان میں dictatorship کر لیں تاکہ کم از کم یہ منافقت نہ چلے جو ابھی چل رہی ہے کہ ہم نے وہاں پر ایک جمہوری حکومت قائم کی ہوئی ہے جو وہاں پر کچھ بھی نہیں کر پا رہی ہے، ان کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ اگر agencies نے ہی سب کو چلانا ہے تو پھر ڈاکٹر عبدالمالک صاحب گھر جا کر بیٹھیں اور اپنا اور ہمارے وقت ضائع نہ کریں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی کاکڑ صاحب۔

Mr. Rafiullah Kakar: Sir, first of all I am extremely grateful to Mr. Hasham Malik. بلوچستان کے issue کے ساتھ ایک basic issue یہ رہا ہے کہ یہ issue کسی کو سمجھ ہی نہیں آیا ہے۔ آج بھی میرا دل خون کے آنسو رو رہا تھا جب ہم سب اس مسئلے کو discuss کر رہے تھے and I am very thankful to

سر درد کے لیے بخار کی دوائی دی جا رہی ہے۔ مس مومنہ نعیم نے اپنی طرف سے بہت all of them but اچھی باتیں کیں لیکن she is entirely confused. انہوں نے لشکر جھنگوی کو، ethno nationalist sectarian violence کو اپنے nationalist violence کے ساتھ confuse کیا۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ dynamic insurgency or violence کی دو اقسام ہیں۔ ایک sectarian violence ہے جو religious based ہے and that is terrorism اور دوسرا ethno nationalist violence ہے جس کو آپ ابھی تک terrorism کے دائرے میں نہیں لا سکتے، that is not merely a law and order issue. حشام ملک صاحب نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ بلوچستان میں state involve ہے اور یہ خطرناک بات ہے۔ یہ law and order issue نہیں۔

دوسری بات میری یہ ہے کہ میں وزیراعظم صاحب اور کابینہ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس issue پر ہم پہلے resolution لا چکے ہیں اور میں آج یہ resolution صرف missing persons پر لایا تھا لیکن سابقہ حکومت کی طرف سے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی، جب حکومت تبدیل ہوئی تو اس کمیٹی کے چیئرمین نے استعفیٰ دیا لیکن بدقسمتی سے مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس حکومت نے نہ اس کمیٹی کو follow up کیا اور نہ ہی کوئی رپورٹ آ سکی ہے۔ لہٰذا میں اس سے گزارش کروں گا کہ حکومت بلوچستان کے مسئلے پر اپنی کوئی پالیسی واضح کرے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب کاشف علی صاحب۔

جناب کاشف علی: شکریہ جناب سپیکر۔ میں انتہائی شکرگزار ہوں جو یہ اتنی important resolution لائے ہیں and I highly condemn all the atrocities going on in Balochistan and I think a lot of important things have already been said. میرے خیال میں بلوچستان کے crisis کی root cause and solution دونوں ہی same ہیں۔ رفیع اللہ کاکڑ نے ایک بات کی یہ ایک state failure ہے۔ آپ دیکھیں کہ آج تک ہماری بلوچستان کی طرف جو approach رہی ہے وہ یہ رہی ہے کہ پاکستانی سٹیٹ بلوچستان کے لیے بہت کچھ کر رہی ہے۔ جب ہم نے یہ realize کر دیا کہ یہ جنگ بلوچستان اپنے لیے نہیں لڑ رہا ہے بلکہ یہ جنگ بلوچستان پاکستانی federation کو بچانے کے لیے لڑ رہا ہے، تب ہمیں بلوچستان کی اصل importance سمجھ آنا شروع ہوگی۔ میرے خیال میں یہ ایک essential resolution ہے and I completely endorse this resolution.

دوسری بات جو انہوں نے کہی جناب سپیکر! جس پر میں آج حیران بھی ہوں اور مجھے بہت خوشی بھی ہے کہ Foreign Minister صاحب نے کھڑے ہو کر ایک speech deliver کر دی۔ جناب سپیکر! یہ اتنے serious issues ہیں اور انہوں نے کبھی ان کو prioritize کرنے کی کوشش نہیں کی۔ آج میں درخواست کرتا ہوں کہ Interior Minister صاحب کھڑے ہو کر اس resolution پر بول کر دکھائیں۔ جناب سپیکر! میں ایسے ہی نہ کہتا کہ اس ایوان کا مذاق بنایا گیا ہے۔ اس ایوان میں اگر آپ Cabinet کی formation دیکھیں تو انتہائی ڈھونڈ ڈھونڈ کر، 60 ارکان میں سے ڈھونڈ ڈھونڈ incompetent, irresponsible and inefficient لوگ Cabinet میں لگائے ہیں۔ خدا کا خوف کریں، ہمارے پانچ دن اس طریقے سے نہ تباہ کریں۔ اب میں آپ سے درخواست کروں گا کہ قائد ایوان صاحب کوئی speech دے دیں کیونکہ وہ بھی کوئی speech نہیں دیتے۔ جناب سپیکر! ہم تو اب تھک گئے ہیں کام کر کر کے۔ میں نے تو کہا ہے کہ Opposition کا کام تو ہوتا ہے criticize کرنا۔ اب میں آپ

سے درخواست کروں گا کہ وزیر داخلہ سے کہیں کہ وہ policy statement دیں۔ جناب سپیکر! یہ ڈپٹی سپیکر کا بھی کام تھا کہ ہم جو سوال پچھلے تین اجلاسوں سے post کر رہے ہیں ان کو کم از کم remind تو کرائیں اور پوچھیں کہ کیا policy statement ہے۔ وہ لوگ کام کر کر کے پاگل ہو گئے ہیں۔ جناب سپیکر! یہ یوتھ پارلیمنٹ کی history میں ہوگا اور میں آپ کو لکھ کر دے سکتا ہوں کہ یہ یوتھ پارلیمنٹ کی history میں ہوگا کہ Government Benches سے ایک Foreign Policy نہیں آئی اور ہم تین ممالک پر Foreign Policy لے کر آ گئے ہیں۔ اس کے بعد المیہ تو یہ ہے کہ Foreign Minister یہ زحمت نہیں ہوتی کہ وہ کھڑے ہو کر کوئی statement دیں۔ لہٰذا ہم بھی یہی درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ ان issues کو seriously لیں اور وزیر داخلہ صاحب اس resolution پر مہربانی کرکے کچھ تو بولیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب وزیر اعظم صاحب۔

رانا فیصل حیات: شکریہ جناب سپیکر۔ حیرت ہے کہ ہمارے قائد حزب اختلاف نے بلوچستان کے مسئلے پر بھی سیاست نہیں چھوڑی۔ جناب سپیکر! جب آپ پہلے اجلاس کی صدارت کر رہے تھے تو مجھے یاد ہے، جس دن میں نے اس ایوان میں حلف اٹھایا تھا تو اس دن میں نے اس ایوان میں اپنی پہلی تقریر بلوچستان کے issue پر کی تھی۔ یہ ایوان اس بات کا گواہ ہے لیکن شاید قائد حزب اختلاف کا دھیان اس وقت کہیں اور تھا۔ بہرحال جناب سپیکر! جو باتیں رفیع اللہ نے، انعام اللہ نے، مطیع اللہ نے اور حضرت ولی نے کی ہیں اور جو میرے دیگر ساتھیوں نے کی ہیں، انہوں نے بہت اچھی باتیں کی ہیں۔ جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ بلوچستان میں نئی حکومت تو آ گئی ہے، ان کی وزارتوں کی بات بھی کی ہے رفیع اللہ نے اور مطیع اللہ نے کہ وہاں پر کابینہ تشکیل نہ دیئے جانے کی بات بھی کی ہے۔ یہ بات میں نے آپ کو مخاطب کر کے پچھلے اجلاس میں بھی کی تھی اور اب میں پھر کہتا ہوں کہ میری سمجھ میں یہ آیا ہے کہ security and Establishment ان کو سمجھ نہیں آنے دے رہی ہے اور بلوچستان میں ان کو اختیارات نہیں دیے جا رہے ہیں اور جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ بلوچستان میں جس طرح میرے معزز ارکان جنہوں نے یہ resolution پیش کی ہے، انہوں نے بھی بات کی تھی۔ جناب سپیکر! میں پاکستانی ہونے کا جو حق ادا کر رہا ہوں اس سے ایک ہزار گنا زیادہ بلوچ لوگ پاکستانی ہونے کا حق ادا کر رہے ہیں کیونکہ وہ ان مسائل اور مشکلات میں سے گزر رہا ہے، ان کو torture کیا جا تا ہے۔ یہ جو ماؤ، بہنوں اور بھائیوں کی مسخ شدہ لاشیں ملتی ہیں لیکن وہ پھر بھی ایک پاکستانی ہونے کا حق ادا کر رہے ہیں۔ میں جناب سپیکر! یہ بات بھی کہنا چاہوں گا کہ میرے ایک ساتھی رکن نے بات کی کہ Ziarat Residency پر بلوچستان کے حوالے سے کوئی resolution نہیں آئی تو آپ record اٹھا کر دیکھ لیا جائے تو وہ بھی آ چکی ہے۔

(مداخلت)

An Honourable Member: Point of personal explanation sir.

جناب سپیکر ، ہم نے resolution میں یہ نہیں کہا تھا کہ زیارت residency پر motion نہیں ہے بلکہ ہم یہی point ہی تو اٹھانا چاہ رہے تھےکہ وہاں پر چودہ لڑکیوں کی university students کی شہادت ہوئی ہے۔ اس point پر بات نہیں ہوئی۔ آپ نے صرف Ziarat Residency پر بات کی، آپ نے کوئی building کی اہمیت پر بات نہیں دیا۔ I

second, ہم بھی national integration میں اس building کو importance دیتے ہیں لیکن ان لڑکیوں کا کیا، ان جانوں اور زیاں کا کیا، کیا آپ نے کبھی اس پر بات کی؟ شکریہ۔

رانا فیصل حیات: یہ ایک ممبر حضرت ولی صاحب نے resolution کی بات کی تھی کہ وہ ایجنڈے پر نہیں آئی تھی۔ بہرحال کوئی بھی واقعہ بلوچستان کے کسی کونے میں ہوتا ہے وہ ہمارے لیے اتنا ہی افسوسناک ہے جو پاکستان کے دوسرے کونے واقعہ ہوتا ہے ۔ جنا ب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ لوگ اکثر بات کرتے ہیں کہ بلوچستان بڑا mineral rich and resourceful area ہے ہم اس چیز سے نکل جانا چاہتے ہیں۔ بلوچی ہمارے بھائی ہیں، وہ اس لیے خدانخواستہ نہیں کہ وہاں پر mineral پڑے ہیں جنہیں ہم نکالنا چاہتے ہیں۔ میں اس بات کو assure کرتا ہوں، قائداعظم کی تصویر کو گواہ بنا کر کہ جگہ پر، ہر اس مقام پر جہاں بلوچستان مسئلے میں ہو گا، اگر کوئی war اٹھے گا تو یقین کریں ہم اپنا سینا آگے کریں گے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: This House unprovokedly condemns the continuation of the barbarous dump and kill policy by the military establishment in Balochistan. Since the new nationalist let government has resumed office, the body count of Baloch missing persons has been on the rise which reveals not only the ignominious indifferences of the security establishment to the post election realities but also to their blatant design, in this regard, of the rightful authority of the civilian government. If the establishment persists with such strategy, it is likely to accentuate further the crisis of the national integration."

I put this resolution before the House.

(The resolution was passed unanimously)

Mr. Speaker: So, this resolution is passed unanimously. I take the second item of the agenda which I took earlier but then she was not here. It was a calling attention by Momna Naeem.

Mohterma Momna Naeem: Thank you sir. I would like to invite the attention of our Youth Prime Minister on the matter of Kalabagh Dam taking into consideration the situation of regions which get affected by floods almost every year.

جناب! سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ہر سال ہمارےپاس during the moon soon season news آتی ہیں، ان سب میں ہم یہی سنتے ہیں کہ کوئی ایک ریجن ہے جو پورا فلڈ affect ہو گیا اور اس کے بعد دوسرا ریجن اور پھر اس طرح کرتے کرتے تقریباً پنجاب اور سندھ کے جتنے rural areas ہیں ان سب کو flood اس طرح بری طرح سے attack کرتا ہے کہ وہاں پر موجود ساری crops اور وہا ں پر جتنی بھی food reservoirs یا اجناس کا ذخیرہ کیا ہوتا ہے وہ فلڈ سے اس طرح affect ہوتی ہیں کہ ہماری economy بری طرح fell down ہوتی ہے۔ میں صرف اپنے پرائم منسٹر کی attention اس crucial issue پر لانا چاہتی ہوں کہ please take this under consideration اور اس کے بعد اس کے متعلق اس ہاؤس میں کوئی resolution یاموشن یا پالیسی as per requirement or as per situation which you want وہ لے کر آئیں تاکہ ہم اس کو discuss کر لیں تاکہ اس کے بعد ہم اپنی پالیسی یا کوئی اور stance لے سکیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ ہماری پوری سٹیٹ کے لیے profitable ہو گا۔ بہت شکریہ۔

Rana Faisal Hayat: Thank you Mr. Speaker.

جناب ! سیلاب کے متعلق پہلے resolution آئی تھی اور ہم اس پر working کر رہے ہیں۔ میں یہ بتا نا چاہوں گا کہ کالاباغ ڈیم entirely floods کو نہیں روک سکتا لیکن یہ بہت مسئلہ ہے ، یہ تھوڑا سا controversial بھی ہو گیا کیونکہ صوبوں کی کالا باغ ڈیم کے اوپر کوئی unanimous agreement نہیں ہے۔ ہم اس کو بھی دیکھ رہے ہیں کیوں کہ گورنمنٹ کالا باغ ڈیم کو preference دیتی ہے کیوں کہ اس میں 3600 MgWts electricity generate کر نے کی capacity ہے۔

So, it is very important for us and we are also trying to take into confidence the Government of KPK. The thing is we need to make sure that all the stakeholders are on board. We are working for it, we *Inshaallah* we update the House on it very soon.

Mr. Speaker: Thank you. Now before I adjourn the session for lunch, I intend to tell you something. In the morning we went through a bad patch in this Shadow Parliament but my advice to you all is that we are here only on a temporary basis. We are here to learn something. We are here to groom you for a future, policy maker. Certainly all of you are very learned. All of you are the asset of Pakistan. I wish every boy and every girl living in Pakistan has this kind of education, this kind of awareness as you have. But don't take politics so seriously that you don't return back to it. Keep your doors open that is the first principle of politic. Don't shut your doors. Have an agitation, have a kind of point proving but don't close the doors. I am glad you all have come back and I would like either Kashif to say a few words or Prime Minister. Everything should be with cool brain and mind.

Mr. Kashif: Thank you Mr. Speaker and the fellow Parliamentarians. It is really a great opportunity that we are having experienced person like you to hear and teach us to learn.

اور آج جو ہم نے learning کی، اس میں قابل احترام سپیکر صاحب! دیکھیں، لوگوں کی بڑی grievances ہیں مگر ہم نے آج collectively یہی decide کیا کہ ایک آپ کی اتھارٹی کی respect ہے، کیونکہ دیکھیں at the end of the day conclusion کیا تھا، یہ symbolic protest تھا، یہ symbolic in terms تھا کہ ہر اس چیز کو condemn کرنا، یہ out of rules ہے۔ دیکھیں اگر ہم رولز کی بات کریں پھر جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ logically یہ بھی بنتا ہےکہ اگر ہم یہ accept کرتے ہیں کہ past precedent ایسا غلطset کیا ہے تو پھر یہ گورنمنٹ بھی illegal ہے۔ مگر ہم نے جمہوریت کو چلانے کے لیے اور میں illegal اس لیے کہہ رہا ہوں کہ ہر وہ چیز جو رولز میں fall نہیں ہوتی وہ میرے لیے illegal ہے، مگر ہم نے جمہوریت کو چلانے کے لیے اور اسے strengthen کرنے کے لیے ہم نے ایک symbolic protest register کروائی اور پھر ہم واپس آئے یہ show کرنے کے لیے ہم ساتھ چلیں گے، یہاں پر learning process ہے، سیکھ رہے ہیں اور اس کے ساتھ کام کریں گے۔ میں اس چیز کے ساتھ ساتھ انتہائی شکر گزار ان لوگوں کا بھی ہوں جو اس lack of rule سے affect ہوئے۔ rules and procedures follow نہ ہونے کی وجہ سے وہ affectہوئے، کافی لوگ ہیں جو اس سے affect ہوئے ہیں۔ انہوں نے بڑی sacrifice دی ہے ، میری اس میں کوئی sacrifice نہیں ہے ۔ میں صرف ایک precedent set کرنا چاہ رہا تھا۔ قربانی ان کی ہے کہ انہوں نے just for the sake of continuation of democracy انہوں نے اتنی بڑی ایک symbolic register کروائی اور honour show کیا کہ ہم اس گورنمنٹ کو recognize کرتے ہیں ۔ میں بھی

کھلے دل سے اس گورنمنٹ کو recognize کرتا ہوں اور recognize کرتا رہوں گا مگر condition ہے کہ perform کریں۔ آپ perform کریں اور ہم انشاء اللہ آپ کے ساتھ چلیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی جناب پرائم منسٹر۔

رانا فیصل حیات: شکریہ جناب سپیکر۔ میں بڑا شکر گزار ہوں Leader of the Opposition کا کہ وہ قانون کے دائرے میں رہ کر یعنی آئین اور قانون کو بالاتر مان کر واپس آ گئے ہیں لیکن میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ان کے کوئی grievances ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔ جب یہ سارا مسئلہ ہوا تو میں ان سے معذرت کرنے کو تیار تھا۔ میں چاہ رہا تھا کہ اگر میری معذرت کرنے سے بھی یہ واپس آ جائیں تو میں اس کے لیے بھی تیار تھا۔ جناب سپیکر! Leader of the Opposition اور دوسرے ممبر کو بھی میں یہ بات بتانا چاہوں گا کہ میری یہ ہمیشہ خواہش رہی ہے کہ ہم سب مل کر کام کریں، perform کریں جیسے کہ آپ نے کہا کہ ہم یہاں پر سیکھنے آئے ہیں تو ہم سیکھیں۔ جناب سپیکر! آپ جیسا experienced آدمی یہاں ہے تو ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم آپ سے سیکھیں، آپ کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں اور جو قانون ہے اس کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے ہم اپنی performance بھی دیں اور ہم جب یہاں سے جائیں تو کھلے دل سے جائیں کہ ہم نے ایک سال میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: So, the session is adjourned till 2.00 p.m.

[The House was adjourned till 2:00 pm]

[The House was re-assembled at 2.00 p.m.]

Mr. Speaker: Now we take the resolution given by Ijaz Sarwar.

Mr. Ijaz Sarwar: I beg to move that "This House is of the opinion that a Parliamentary Committee should be formed by the Government of Pakistan to look into the missing persons issue. The Committee should propose recommendations in this regard after consideration of the missing persons, human rights organization and relevant solution."

Mr. Speaker, in the last resolution on missing persons' issue

پر کافی بات ہوئی ہے اور اب میں اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ایک solution propose کرنا چاہوں گا۔ جناب سپیکر، پاکستان ایک جمہوری ملک ہے اور ہم چاہیں گے کہ missing persons کا جو issue ہے اس کو بھی جمہوری طریقے سے solve کیا جائے اور اس issue کو حل کرنے کے لیے جتنی بھی جمہوری forces ہیں ان کو on board لیا جائے تاکہ مسئلہ حل ہو سکے۔ جناب سپیکر! اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے میں پرpropose کروں گا Parliamentary Committee by Government should be formed جس کے اندر تمام سیاسیاں پارٹیاں بالخصوص بلوچستان کی ساری پارٹیوں کو نمائندگی جائے گی اور اس کمیٹی کو چاہیےکہ جو missing persons کے رشتے دار ہیں ان سے رابطہ کریں کیونکہ جن لوگوں کے پیارے غائب ہوتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان کو کونسے legal, social and economic مسائل face کرنا پڑتے ہیں۔ میں اس ہاؤس کو یہ بتانا چاہوں گا کہ

جو کمیٹی ہے وہ یہ propose کرے کہ جو missing persons ہیں ان کی families کو مالی مدد فراہم کی جائے اور ان کو legal assistance بھی فراہم کی جائے۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر! different organizations اس کے اوپر کام کر رہی ہیں اور جو پارلیمانی کمیٹی بنے ان کو چاہیے کہ جو ان کے proposals ہیں ان کو بھی on board لیں تاکہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے کچھ پیش قدمی ہو سکے۔ اس کے علاوہ جو پاکستان کے ادارے ہیں جو اس مسئلے سے concerned ہیں اور بالخصوص جو آرمی اور اسٹیبلشمنٹ ہے ان سے بھی رابطہ کیا جائے کہ ان کا اس issue پر کیا instance ہے اور ان کو loop میں شامل کرنا اس لیے ضروری ہے کیونکہ ابھی ایوان میں بات ہوئی ہے کہ mostly جو یہ issue ہے یہ سٹیٹ کی طرف سے impose کیا گیا ہے اور اس میں ہمارے اپنے ادارے اور اپنی آرمی involve ہے - یہ پارلیمانی کمیٹی اس بات کو مدنظر رکھے کہ ہمارے establishment کا اس پر کیا view ہے ، ان کو loop میں شامل کر کے proper recommendations بنائی جائیں تاکہ یہ مسئلہ حل ہو سکے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you. Do you want to speak?

Mr. Afnan Saeed-u-Zaman Siddiqui: Yes, sir, I would just like to inform my brother from the Opposition that if he would actually go through what the recommendations were presented earlier and the Supreme Court also did devise a sort of Committee, the missing persons reports and all these sort of things in relation to the missing persons were presented earlier as well. I think, he is not aware what exactly is the progress which over a period of time has been presented. There have been a Parliamentary Committee and it was under the leadership of Justice Kamal Mansoor Alam sahib who had suffered some sort of ailment and passed away. He was the one who was appointed by the Supreme Court in the Committee which was formulated by the Supreme Court then and later onwards a report was sent by the Parliamentary Committee as well. The only reason it was not implemented was that there were certain very sensitive issues which were not tabled by the Government. So, if he would just take some time out actually do the effort of reading the reports and whatever the progress is he would know that quite a bit has been done already in this area. This is all what I have to add to this. So, I personally would not favour the resolution which brother has brought before us.

Mr. Speaker: Thank you. Yes.

معزز ممبر: شکریہ سپیکر صاحب۔ اپوزیشن کی معصومیت پر افسوس ہے کہ کمیشن تو پہلے ہی بنا ہوا تھا جس طرح معزز پارلیمانی ساتھی نے بتایا۔ ایک اور کمیشن بھی ہے جس کو جسٹس جاوید اقبال head کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ حال ہی میں سندھ ہائی کورٹ کے آرڈر پر ایک سندھ کے لیے specifically Missing Persons Commission بنا ہے۔ اس resolution کو پیش کرنے سے پہلے یہ ریسرچ کر لیتے کہ ایسے commissions پہلے ہی exist کر رہے ہیں تو پھر کم از کم اس resolution کو پیش کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔

Mr. Afnan Saeeduzzaman Siddique: Sir point of personal explanation.

جناب ! انہوں نے بات کی کہ commissions بنائے گئے ہیں۔ میرا یہ issue ہے کہ جو جمہوری قوتیں ہیں وہ اس پر کام کریں۔ ہماری جو سیاسی پارٹیاں ہیں وہ اس پر کام کریں اور اس کا جو political aspect ہے اسے explore کریں، legal aspect تو انہوں نے explore کیا ہو گا، اس کے اوپر اگر کمیشنز ہیں تو اگر اس کے اوپر ایک

پارلیمانی کمیٹی بھی بن جائے تو ان کی جو recommendations and proposals آتی ہیں تو اس ایشو کو حل کرنے کے ایک مثبت قدم ہو گا ناکہ منفی قدم ہو گا۔ اس سے جو سیاسی فضا ہے اس میں بھی بہتری آئے گی اور جو سیاستدانوں کا perspective ہے اس کے اوپر وہ بھی clear ہو جائے گا اور یہ اس مسئلے کو حل کرنے کی طرف ایک اہم قدم ہو گا تو مہربانی کر کے اگر ہم اس کو اٹھا لیں تو بہتر ہی ہوگا اور اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔

جناب! جو کمال منصور عالم صاحب کی کمیٹی بنی تھی اس کے اندر politicians بھی تھے and they reached upon some political sort of conciliatory points as well, that was not just legal. So, please آپ اس کو تھوڑا سا دیکھ لیجے گا یہ آپ کو فائدہ دے گی۔

جناب ہشام ملک: جناب سپیکر صاحب! میں یہاں تھوڑا سا clarify کرنا چاہوں گا کہ جو commissions ہوتے ہیں یہ fact finding Committees ہوتی ہیں اور اس میں missing persons کے relatives, politicians, legal experts, military agencies کے representatives وغیرہ سب کو invite کیا جاتا ہے۔ اس میں صرف یہ نہیں ہے کہ صرف کوئی legal point of view discuss کیا جاتا ہے ، اس میں ساروں کو on board لے کر fact finding mission بنا کر اس کی رپورٹ پرائم منسٹر کو ہی present کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی مطیع اللہ ترین صاحب۔

جناب مطیع اللہ ترین: میرے fellow Parliamentarians from Blue Party نے جو criticize کیا ہے وہ in fact بالکل صحیح تھا کہ پہلے ہی committees and commissions exist کرتے ہیں۔ عجاز سرور صاحب نے جس issue کی طرح notice دلایا ہے وہ issue بہت important ہے تو میں ان سے request کروں گا کہ وہ اس میں کچھ amendment کر کے، نالج لے کر، اچھی طرح پڑھ سمجھ کر ایک resolution لے آئیں، اچھے طریقے سے refine کر کے resolution لے آئیں ، میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ یہ ایشو بہت اہم ہے۔ میں دو تین ایوان کے events کی طرف notice دلانا چاہوں گا۔ کچھ دن پہلے newscaster نے ایک video پیش کی ، شاید بہت سارے لوگ تو ان کو بھول ہی گئے ہیں، وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی اجمل صاحب وہ تین سال TTP کی custody میں رہے ہیں اور مرض دل میں مبتلا ہوتے ہوئے بھی وہ ان areas میں رہے ہیں، وہاں پر انہوں نے resort کیا ہے اور بہت ساری تکلیفیں برداشت کی ہیں۔His family has been suffering from his absence اور تین سال اس بندے کے لیے کوئی کام نہیں کیا گیا، اس کے لیے کوئی نوٹس نہیں لیا گیا۔ ٹی ٹی پی کی جو demand تھی وہ minimize ہوتے ہوتے اس حد تک آ گئی ہے کہ ان کے اغوا کرنے کے دوران جو ان کے ساتھ دو ساتھی تھے ان کو release کر دیا جائے تاکہ اجمل صاحب کو تھوڑا سا legal ground ملے تاکہ ان کو بھی ایک bargaining chit ملے کہ وہ جا کر دوبارہ اجمل صاحب کو release کر سکیں۔ میری گورنمنٹ benches سے request ہے اور high authority سے بھی request ہے ، اس پورے Youth Parliament کی یہ request ہے کہ ایسے جو تمام cases ہیں ان کو importance دی جائے، ان کو اچھے طریقے سے deal کیا جائے۔ Secondly, Haider Ali Gilani, son of your Ex-Prime Minister, now it is a matter of shame for the whole country, matter of shame for the security agencies, matter of shame for everyone that the son of Prime Minister is not safe. The son of the Prime Minister is still missing from the election days and his whereabouts is known, where he was,

where he is no one knows. The security agencies have failed and all the authorities concerned have failed in giving any information regarding him or any other persons involved. Thirdly کچھ ماہ پہلے الیکشن سے پہلے یا الیکشن کے بعد کی بات ہے کہ تین doctors from the higher authorities کے officials بلوچستان میں اغوا ہو گئے تھے۔ ان doctors میں لورالائی کا ڈپٹی سیکرٹری ہے، ایک ایم پی اے کا بھائی ہے اور ان doctors کے متعلق ابھی تک کچھ بھی معلوم نہیں ہوا، وہ کہاں ہیں، کیسے ہیں، کس situation میں ہیں، no one knows anything about them and fourthly Shahbaz Taseer son of Suleman Taseer اس کے بارے میں rumours ہیں that he was with TTP and was killed in one of the drone strikes and his family has suffered already in a shape of Sulemen himself who was targeted and now his son وہ زندہ ہے، مردہ ہے اس کے بارے میں کوئی confirmation نہیں ہے۔ ان کی drone strike میں death ہو چکی ہے یا وہ alive ہے اور TTP کے پاس ہے۔ جناب والا! ایسے بہت سارے important cases ہیں، میں نے صرف تین چار cases کی یہاں پر نشاندہی کی ہے۔ جب اتنے high officials, high ranking کے لوگ اس country میں safe نہیں ہیں تو ایک individual ایک عام بندہ، ایک میرے اور آپ کی طرح کا بندہ یہاں پر کیسے safe رہ سکتا ہے۔ میں آپ سے اور higher authority سے requestکرتا ہوں کہ یہ چیز بہت اہمیت رکھتی ہے اور اس کی طرف توجہ دی جائے، ایک کمیٹی form کی جائے اور اس پر کام کروایاجائے، Youth Parliament کے اندر بھی اس پر کمیٹی form کی جائے، higher authorities میں already اس پر کمیٹی exist کرتی ہے ، ان committees کی efficiency کے لیے وہ کام کیا جائے اور ان کو اس بارے میں request کی جائے۔ میری اعجاز صاحب سے اس resolution کے بارے میں request ہے کہ یہ بہت زیادہ important issue ہے، اس میں صرف تھوڑی سی reforms لا کر اس کو amend کر کے اچھے طریقے سے دوبارہ پیش کر دیں۔شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب وزیر داخلہ صاحب آپ اس بارے میں کیا suggest کرتے ہیں؟

جناب دانش رضا: شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے میں اپوزیشن بنچ سے اپنے colleague کی اس بات کی respect کرتا ہوں کہ وہ اتنے important issue کو House میں لے کر آئے ہیں، اس کے اوپر discuss کی ہے اور میں اس کے اوپر یہ کہوں گا کہ اس کے اوپر پہلے بھی جو Interior Parliamentary Committee ہے وہ اس کو take up کر رہی ہے اور میں اس issue کو جو interior کی کمیٹی ہے اس کو refer کرتا ہوں اور اس کے اوپر ہم مزید کام کریں گے اور ہم positive changes اور positive policy کے ساتھ آپ کے پاس آئیں گے۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر جو سپریم کورٹ میں CDs چلتی رہی ہیں اس میں ہم نے جتنے حقائق ہیں ان کو ہم نے hidden نہیں رکھا، ہم نے سب حقائق اور issues کو اپنے ہاؤس اور عوام کے سامنے رکھا ہے اور سپریم کورٹ کے سامنے رکھے ہیں کہ یہ یہ issues ہیں اور اس کے اوپر جو ہماری Interior Ministry کے under جتنے بھی security ادارے آتے ہیں وہ سارے involve نہیں ہیں، اس میں ملٹری establishment بہت زیادہ involve ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جتنے بھی stakeholders ہیں وہ امن کا راستہ لے لیں گے اور وزارت داخلہ اس پر proper کام کرے گی اور coming days میں ہم آپ کے ہاں اس کی report پیش کریں گے۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Yes.

جناب کاشف: جناب سپیکر۔ ہشام صاحب اور مطیع اللہ صاحب نے جو recommendations دی ہیں وہ کافی important ہیں اور میرے خیال یہ بڑا appropriate ہو گا کہ آپ اس کو Interior Committee کوrefer کریں، for the time being اس resolution میں جو refine کی ضرورت ہے ، میری طرف سے یہ suggestion ہے اور میں especially Interior Minister کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے آخر کار بول ہی دیا، انہیں اپنی چپ کو اس issue کی importance کی وجہ سے توڑنا ہی پڑا، میں ان کا بہت شکر گزار ہوں اور I would suggest that if you kindly refer it to the Interior Committee. شکریہ ۔

Mr. Speaker: This resolution is referred to the Interior Committee. Now we take Item No.5. Junaid Ashrab sahib, Sarwat Malik sahiba, Bushra Iqbal Rao, Hashim Malik, Muhammad Fizan Adrees sahib moved a resolution that “This House is of the opinion that the Indus Water Treaty is evidently the most successful confidence building measures between India and Pakistan, nevertheless there is a need to make treaty more transparent by using State of Art Satellite based real time telemetry system in Azad Jamu and Kashmir and Indian held Kashmir for timely and improved water management. Yes, Junaid Ashraf.

جناب جنید اشرف: ویسے تو اس میں treaty successful رہی ہے لیکن سب سے پہلے میں اس کا background دوں گا کہ یہ کیوں ضروری تھی۔ جب 1947 میں partition ہوئی تو جو کینال ہیڈ ورک کا کنٹرول تھا وہ انڈیا کے پاس چلا گیا جو rivers flow کر رہے تھے اور پاکستان میں آ رہے تھے ان کا کنٹرول انڈیا کے پاس چلا گیا، اس لیے اس treaty کو sign ہونے کی ضرورت تھی کیونکہ انڈیا کبھی بھی اس چیز کو manipulate کر سکتا ہے خاص طور پر war time میں ۔ لہذا یہ treaty sign ہوئی تھی 1960 میں it was mediated by World Bank. اس میں جو division ہوئی تھی وہ جو پاکستان کے پاس تھے وہ Indus, Jhelum and Chenab کا کنٹرول دیا گیا تھا اور جو انڈیا کے پاس rivers تھے وہ ستلج، راوی اور بیاس تھے۔ بنیادی طور پر یہ treaty successful جا رہی ہے لیکن کہیں جگہوں پر انڈیا نے violate کرنے کی کوشش کی ہے جہاں پر انہوں نے dams بنائے ہیں جیسے کرشن گنگا تھا، wullar Barrage تھا اور بھی کافی سارے ہیں، انہوں نے ان dams کے اوپر کام بھی شروع کر دیا تھا لیکن پاکستان کو late inform کیا گیا یا پتا چلا جس کی وجہ سے اس treaty میں اب amendment کی ضرورت ہے تاکہ بعد میں violations نہ ہو سکیں۔ اس میں آپ کو instrument and technology use کرنا ضروری ہے جیسے کہ ہم نے telemetry کی example دی ہے، telemetry basically ایک device ہے جس سے آپ ایک فاصلے سے measures کر سکتے ہیں۔ اب سروت continue کریں گی۔

جناب سپیکر: جی محترمہ ثروت ملک صاحبہ۔

محترمہ ثروت **ملک**: جناب سپیکر! جنید نے already اس resolution کو explain کیا ہے لیکن میں اس میں ایک point highlight کرنا چاہتی ہوں کہ جو انڈس واٹر ٹریٹی ہے it has no as such respons mechanism for variation in water flow that is due to the climatic change. So, however, we actually need an effective management of water resources which should be based on scientific data and confident building measures کرنی چاہییں جو کہ promote کریں ایک sustainable future for both the countries. Thank you.

جناب سپیکر: محترمہ بشریٰ اقبال راؤ صاحبہ۔

محترمہ بشریٰ اقبال راؤ: میری آپ سے یہ request ہےکہ پہلے فیضان ادریس کو موقع دے دیں۔

Mr. Speaker: You forego your right.

Mohterma Bushra Iqbal Rao: Yes.

Mr. Speaker: Ok, yes Fizan *sahib*.

جناب فیضان ادریس: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب ! بنیادی طور پر اس resolution کو لانے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جو اس treaty کا aim تھا وہ یہ تھا to provide opportunity for future cooperation on water issues لیکن future cooperation since 1960 کا کوئی project انڈیا اور پاکستان کے درمیان water issue کو لے کرنہیں کیا گیا۔ ابھی انڈیا کا جو کرشن گنگا ہائیڈرو الیکٹرک پاور پراجیکٹ ہے that is the violation of Article 4 sub article 3 of the treaty اس میں یہ ہے کہ نیلم دریا کے اوپر انڈیا یہ dam construct کر رہا ہے اور according to the treatyانڈیا کو صرف اس چیز کی provision تھی یا اس چیز کی اجازت تھی کہ one of the river projects کو take over کر سکتا ہے لیکن جو کرشن گنگا پراجیکٹ ہے اس کے اندر 23 کلومیٹر کی ایک ٹنل ہے جو کہ نیلم دریا کے پانی کو divert کر کے اس کرشن گنگا پراجیکٹ کی طرف لے کر جائے گی تو ابھی recent government نے جو نیلم جہلم پراجیکٹ ہے اس کو دوبارہ start کیا ہے تو سردیوں کے season میں 61% shortfall آئے گا ، نیلم جہلم پراجیکٹ سے جو آپ کی power generation ہونی ہے اور around 35% flow of this river وہ انڈیا divert کر رہا ہے اس طرح جو نیلم جہلم کی productivity or the outcome ہو گی وہ بھی یہاں پر questionable ہو گی کیونکہ انڈیا is completing this project in 2016 اس کے بعد جو ایک اور issue تھا کہ Asia Development Bank کی 2013 کی ایک report آئی ہے، اس کے page 208کا آخری paragraph ہے کہ آج کل کے حالات میں"Pakistan is one of the most water-stressed countries in the world" and it states that; اس resolution کا idea یہ تھا کہ اگر آزادکشمیر اور مقبوضہ کشمیر کی طرف ہمارے دریاؤں کا جو flow ہے،satellite based telemetry system لگانے سے یہ ہو گا کہ دونوں طرف کی حکومتوں کو on the both sides timely information available ہو گی۔ جب انڈیا پانی retain کرتا ہے اور اس کے بعد مون سون کے موسم میں پانی دریاؤں میں چھوڑتا ہے تو سیلاب پاکستان کو face کرنے پڑتے ہیں۔ اگر technology کو استعمال کرتے ہوئے اس treaty کو دوبارہrevisit کیا جائے تو دونوں ممالک کے لیے.that would be a beneficial. Thank you

جناب سپیکر: جی عبدالصمد خان صاحب۔

Mr. Abdul Samad Khan: Thank you Mr. Speaker. I on behalf of the party totally endorse this resolution. It is very important resolution. The Indus Water Treaty has been very beneficial to the Pakistan as well

کیونکہ آپ کا تربیلا ڈیم اور سملی ڈیم کا بننا اور ان تمام کے پانی سے irrigation system بنانا، یہ اسی Treaty کے نتیجے میں ہی ممکن ہوا جس کا پاکستان کو کافی فائدہ ہوا لیکن اس کے بعد جب دوسری طرف سےاس معاہدے کی خلاف ورزی کی گئی تو اس پر ہمارے ملک کا، ہماری foreign and defence policy کی وجہ سے کہ ہم کبھی ان کے ساتھ تعلقات بہتر بنا دیتے ہیں اور کبھی ان کے ساتھ LoC پر کشیدگی اختیار کرتے تھے تو اس وجہ سے ہمیں یہ واضح نہیں ہوا کہ انڈیا کا کیا stance ہے، کبھی وہ خلاف ورزی کرتا ہے اور کبھی وہ

کہتا ہے کہ میں Indus Water Treaty پر عمل کروں گا۔ اس سے پاکستان کو بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ یہاں بات کی گئی ہے کہ based on real-time telemetry system, یہ بہت اہم بات کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت technology کا دور ہے، ہر ملک ترقی کر رہا ہے اور ہر ملک اس وقت جو جدید آلات موجود ہیں ان کا استعمال کر تے ہوئے اپنے عوام کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ پاکستان میں آج بھی computerized system پر چلنے کے لیے دقت پیش آرہی ہے۔ اس کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی کہ کیا وجہ ہے۔ اگر آپ اس system کو implement کر دیتے ہیں تو آپ اپنے floods بھی forecast کر سکتے ہیں اور اگر مثال کے طور پر انڈیا اس کی مخالفت کرتا ہے اور مون سون کے موسم میں پاکستان میں سیلاب کا خدشہ ہوتا ہے تو آپ اس کے لیے already prepared بھی ہو سکتے ہیں اور آپ ان سے demand بھی کر سکتے ہیں کہ آپ اس معاہدے کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور World Bank جو mediator تھا، ان سے بھی آپ درخواست کر سکتے ہیں کہ آپ اس معاملے میں mediator تھے تو you should take steps further for this treaty.

جناب سپیکر! ایک معزز رکن کی طرف سے بہت اہم بات کی گئی کہ نیلم جہلم منصوبے میں around 66% آپ کی بجلی کی پیداوار کم ہو جائے گی، .so that is very important issue پاکستان already energy crisis سے گزر رہا ہے,and we have been relying too much on hydro-electric power اس کی وجہ سے اگر آپ اس کے check and balance کے لیے اس میں جدید system implement نہیں کرتے، آپ اپنے خارجہ تعلقات میں اسdemand کو نہیں رکھتے اور وہ مخالفت جاری رہتی ہے توthat would be very beneficial کہ اگر آپ ابھی سے اس پر توجہ دیں، انڈیا سے اس معاہدے میں مزید ترامیم کروائیں اور اگر کسی بھی ملک کی طرف سے اس کی violation ہوتی ہے تو World Bank should take steps کہ وہ اس پر مزید کارروائی کرے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب شفقت علی صاحب۔

جناب شفقت علی: شکریہ، جناب سپیکر! اس پر ثروت ملک ،فیضان صاحب اور عبدالصمد بھائی نے کافی کچھ کہہ دیا ہے، میں اس میں تھوڑی سی تبدیلی بھی چاہوں گا اور کچھ information کے طور پر بھی بتانا چاہوں گا۔ سب سے پہلے Indus Water Treaty کو دیکھنا چاہیے، میں پچھلے ہفتے اخبار کے ایک کالم میں پڑھ رہا تھا کہ انڈیا نے اس پر اب یہ موقف اپنایا ہوا ہے کہ اس معاہدے میں یہ بات شامل تھی کہ دس یا پندرہ سال کے بعد اسے extend کر یں گے اگر اسے extend کریں گے تو یہ معاہدہ قائم رہے گاotherwise یہ معاہدہ ختم ہو جائے گا۔ انہوں نے اسی کے تحت دریائے چناب پر کشن گنگا ڈیم بنا کر پاکستان کا پانی روک رکھا ہے او مزید روکا جا رہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ابھی فیضان بھائی نے کہا کہ Neelum-Jhelum Hydro Project جو کشمیر میں بن رہا ہے۔ اس کے بننے کے بعد 61% short fall میں کمی آجائے گی۔ ان کی بات ٹھیک ہے لیکن اس میں تھوڑی سی یہ تبدیلی کی ضرورت ہے کہ کشن گنگا ڈیم کے ساتھ ساتھ انڈیا نے دریائے چناب پر ایک چالیس فٹ چوڑی خفیہ سرنگ بھی بنا رکھی جو پانی دریائے چناب سے overflow ہو گا وہ اس کے اندر save کریں گے جس سے Neelum-Jhelum Hydro Project کا تقریباً 45% پانی مزید کم ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ انڈیا نے دریائے چناب پر مزید پانچ ڈیم بنانے کا منصوبہ تیار کر لیا ہے اور وہ افتتاح کے قریب پہنچ

چکا ہے۔ اب ہمیں سوچنا نہیں ہے، یہ نہیں ہے کہ ہمیں پتا ہی نہیں چلا، اب ہمیں پتا چل گیا ہے اور یہ بات بھی میں نے ایک اخبار کے کالم میں پڑھی ہے۔ اب اگر یہ انکشاف ہو گیا ہے تو ہمیں فوراً عالمی عدالت میں جانا ہوگا۔ پہلے تو دریائے چناب پر کشن گنگا ڈیم بنایا گیا ہے، اس پر بھی ہم سوئے رہے، جب 80% کام ہو گیا تو تب ہم گئے اور Treaty کے مطابق ہم اس وقت حقدار نہ تھے اور اس کا ہمیں نقصان ہوا اور بھارت کو اجازت مل گئی اور اب وہ مزید پانچ ڈیم بنانے جا رہا ہے۔ لہٰذا ہمیں اس Treaty کو اپنانا ہوگا اور اس پر عمل کرنا ہوگا اور اپنے حق کو محفوظ کرنا ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو climate change ہے اس سلسلے میں بھی ہمیں سوچنا ہوگا۔ نیلم ہائڈرو پراجیکٹ کے بارے میں میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ وہ چین کی ایک کمپنی کو project دیا گیا ہے لیکن ابھی تک حکومت پاکستان کی طرف سے funding نہیں کی گئی ہے اور وہ کمپنی اپنے ہی ایک بینک سے loan کر اس کو بنا رہی ہے۔ اب انہوں نے بھی اس project پر کام روک دیا ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہماری ان کوتاہیوں کی وجہ سے نیلم ہائڈرہ پراجیکٹ مکمل ہو سکے گا۔ لہٰذا میں فیضان بھائی سے درخواست کروں گا کہ اس میں تھوڑی سی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب انعام اللہ۔

Mr. Inamullah: Thank you Mr. Speaker. Honourable Speaker, I have got a bit of confusion in this resolution. Conceptually I am little bit confused when I just go through this satellite based telemetry system. I really don’t know what it is all about and I will request the one who have presented it to explain it to us and the point that I just want to make is that we live in a globalized world and in this world it is something the economy which matters a lot. I mean when you are economically strong you get some weight in this world. So, the Indus Water Treaty has a lot of significance in this regard. Water is a big economic resource for all of us. Our agriculture is dependent wholly upon it and the burning issue that is going on in Pakistan is energy. We are facing deficiency in energy. We can resolve this issue. We have a proper flow of water system in Pakistan and this can only be resolved if we review the Indus Water Basin Treaty. Lastly, I would just request to those who have presented this resolution to kindly explain to us the real base telemetry system. Thank you very much.

Mr. Speaker: Telemetry System means it distributes the water evenly as designed by the authorities.

وہ پانی کو control بھی کرتے ہیں اور release بھی کرتے ہیں۔ It is a scientific system. I don’t believe that anybody can explain it.

جناب فیضان ادریس: جناب والا! میں explain کرتا ہوں۔ Sir, telemetry system is the state of art technology. اس کی مدد سے آپ mining and drilling in the exploration of oil and gas میں مدد ملتی ہے۔ اس کی مدد سے آپ water flow کو gauge کر سکتے ہیں کہ کیا water quality and quantity کو۔ Basically یہ real time system جو automatically آپ کے computers پر یا display screens پر دکھاتا ہے۔ جس طرح forecasting ہوتی ہے مختلف چیزوں کے بارے میں یا جو earthquakes کی measuring ہوتی ہے اسی طرح جناب والا! telemetry system is a technology in fact. Sir, two or three points more, which I missed earlier.

کشن گنگا پراجیکٹ 2016 میں مکمل ہو رہا ہے۔ اس سے 141.3 million dollars annually کا پاکستان کو نقصان ہوگا۔ اس سے آپ کا agriculture and development sectors affect ہو رہے ہیں۔ پاکستان کے پاس اس وقت 30 days کی water storage capacity ہے جبکہ انڈیا کے پاس 120 to 200 days کی capacity ہے اور انڈیا اور پاکستان جس region میں ہیں اس کے لیے recommended water storage capacity 1000 days ہے جو کہ World Bank or Asian Development Bank کی report میں دیکھ سکتے ہیں۔ So, we are far below from our storage capacity. اس میں ایک ہماری recommendation یہ بھی تھی کہ Indus Water Treaty کو اگر revisit کیا جائے تو Independent Indus Water Treaty Commission بنایا جائے جس میں we can have experts from UN, World Bank and European Union. On a Website three dimensional data available ہو ڈیمز کا، rivers کا اور kanals کا تاکہ globally جو بھی اس کو دیکھنا چاہے یا study کرنا چاہے وہ کر سکے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: زیب لیاقت صاحبہ۔

Miss Zeb Liaqat: Thank you Mr. Speaker. I would just like to say that it is said that no armies with bombs and shells could devastate a land. So thoroughly as Pakistan could be devastated by the simple expedient of India's permanently shutting of the source of water that keep the fields and people of Pakistan green. This dispute was sharing trans boundary rivers having its genesis in the flawed and biased partition of 1947. It is one of the most contentious issues in this relation between Pakistan and India and this Indus Water Treaty is being followed in Pakistan despite we were having wars with India and it was still intact at that time too. So, the relationship of a contract was going in a smooth way. So, we should continue with this Treaty but we should have to take some steps as well because when this case was taken to the International Court, the India put this question

why are Pakistanis throwing all its water in the seas? So, کہ پاکستان نے تو کوئی dams بنائے نہیں ہیں تو Pakistan should also take action, make dams خالی ان کو criticize کرنا کہ انہوں نے dams بنائے ہیں تو اس سے ہمیں کوئی solution نہیں ملے گا۔ پاکستان should also take action اور جو کرشنا گنگا ڈیم بنایا گیا ہے تو پھر اب پاکستان کو بھی اس وقت سوچنے کی ضرورت ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر بتایا گیا ہے کہ State of the Art Technology کو use کیا جائے - It is a very good thing لیکن انڈیا کے پاس اس وقت strong economy ہے، پاکستان کی economy بہت weak ہے تو میرے خیال میں جیسے پہلے donors نے اور پاکستان کے donors نے جب یہ treaty sign کی گئی help out کیا، اس وقت ورلڈ بنک اور دوسرے ممالک نے پاکستان کی help کی تھی۔ میرے خیال میں پاکستان کو بڑے ڈیمز بنانے کے لیے at the end پھر مدد کی ضرورت ہے ، لیکن انڈیا کی اتنی استطاعت ہے تو وہ ڈیمز بنا بھی رہا ہے۔ اس میں ہماری اپنی will کی بھی ضرورت ہے۔ بہرحال

I completely endorse this resolution but at the end the will is also needed by the Pakistan. Thank you so much.

Mr. Speaker: I put the resolution before the House that:-

“this House is of the opinion that in the Indus Water Treaty, as a reliable and most successful confidence building measure between India and Pakistan, nevertheless there is a need to make treaty more transparent by using the State of Art Satellite based real time telemetry system in Azad Jammu and Kashmir and Indian held Kashmir for timely and improved water management”

(The resolution was adopted)

Mr. Speaker: The resolution is adopted. Thank you. Next item No.6. Miss Sitwat Waqar *sahiba.* Her resolution is that “recent two jails break Behnu and D.I.Khan also manifest effectiveness of the life imprisonment as a reliable penalty for terrorists in Pakistan. This House demands that the Federal Government of Pakistan should refrain from renewing the moratorium on death penalty despite pressure from human rights organization. How can the Taleban immediately execute everyone of the 7000 convicts on death row not doing so is also a violation of an-Anti Terrorist Act, 1997.

Then there is an amendment to this resolution moved by Sitwat Waqar and Umer Naeem and Momna Naeem. It is that “this House is of the opinion that the federal government of Pakistan should refrain from renewing the moratorium on death penalty despite pressure from human rights organization or the Taliban an immediately execute everyone of the seven convicts on death row, not doing so is also violation of anti-terrorism Act 1997. The recent two jail breaks in Bannu and D.I. Khan also manifest the ineffectiveness of the life imprisonment as reliable penalty for terrorism in Pakistan.

Anyone wants to speak on? Yes Sitwat Waqar sahiba.

Mohtarma Sitwat Waqar: This resolution is moved by me, Umer Naeem and Miss Momena Naeem. Basically the amendment in it is just moving the last sentence into the middle of the paragraph. Now I am making the argument. Firstly, I will tell you a little bit about the moratorium may be some of us don’t know. The previous PPP government placed a moratorium on death penalty in 2008 which was last for five years and expired in June 2013, it is two months ago. By and large the issue is whether we need the moratorium or not. Moratorium on death penalty was put in place because of the human rights activists and international organizations of different countries of the world. So, the PPP government previously did this. Actually last two months ago International Commission of Jurist and Human Rights Organization, they sent a joint letter to President Asif Ali Zardari and our current Prime Minister stating that if we don’t review the moratorium you will be going in violation of the international human rights and there are 160 out of 193 countries in the world which have abolished the death penalty. However, there are 30 countries which still have the death penalty which also includes the United States in Pakistan at the moment. Sir they have been pressing Pakistan that if you are not going to review moratorium then there are certain economic issues, for example last week European Union said and it pressurized Pakistan that you to halt executions of 468 inmates who are waiting their death penalty, who are also prosecuted and convicted by Military Courts. Basically these organizations pressurize Pakistan that if you do not dot this, we are not going to give Pakistani exports the high priority status. Problem is that our government wants to continue this moratorium for economic reasons. We are ignoring the fact that Pakistan is the most terrorism struck

country in the world. We can not follow the same laws that 160 countries are following. Pakistan is the top country which is facing the highest rate of terrorism. We can not have the same laws as them.

There is a law that we signed which was put forwarded by United Nations and Pakistan also ratified it. It was International Covenant Answerable and Political Rights. In 2010 it was signed by Pakistan. It said that death penalty is not going to be implemented for any cases other than the most serious crimes. My resolution is about terrorism and 7000 terrorists are on death row and this figure has piled up because in the last 10 years there has not been a single execution. There has not been a single execution of those terrorists or most dangerous criminals. If there is not going to be constant execution of people who commit crime, then obviously this figure is going to pile up. In the last 10 years in November 2012 only one person was executed, I don't know his name. Other than that there are so many people who committed heinous crimes. All evidences are going in favour of convictions. I will mention one Solat Mirza he committed 58 murders in 2004 in Karachi. He was prosecuted, evidence was available against him and he was awarded death sentence. However it has been 7 years and he has not been executed. Terrorism in Pakistan is expansionally continuing in the last years and it has increased so much in this current year 2013. My 2nd point in the resolution is that this violates the Anti Terrorism Act 1997. There is a clause in this act under section 7. It says that "whoever commits an active terrorism and he is convicted, he will be given death penalty, life imprisonment or he will be fined". The acts of terrorism are defined under section 6 of Anti Terrorism Act. It is a very detailed section, it include murder, terrorizing people, using wall graffiti and a lot of thing but for murder the terrorist has to be executed. This is the punishment in this Anti Terrorism Act. The moratorium that PPP has put in place in the last 5 years has been a clear violation of the Anti Terrorism Act. How we are supposed to counter terrorism if we are not following anti terrorism laws? It clearly shows that there is not political will on the part of the government. There is another figure that according to South Asia Terrorism Portal and Institute for Conflict Management. It stated that in the last 10 years there have been 48000 deaths as a result of terrorist activities. On the other hand in the last 10 we have got 7000 convicted criminals. The state is ok with having 48000 people been killed but the life of these 7000 people is very sacred, there are not supposed to be killed because they are very precious to Pakistan. We have been talking about Balochistan and I would like to highlight the situation of Balochistan here. Balochistan has been the most affected province in the last 10 years as well as in this year. On 10th January there were three bomb blasts in Quetta and they targeted the Shia Hazara community. 92 people were killed and wounded several others. There was 4 days sit in after that, we all remember that because this was shown on TV as well. People were not going burry their bodied until the government would impose governor rule and which was imposed 4 days later and the sit in was ended. Lashkar-e-Jhangvi clearly claimed responsibility of the attack. One month later on 16th February 2013 another series of terrorist attacks happen and that killed 62 people, injured 180. Only 10 days later after the Prime Minister was elected on 15th June there were three attacks in Quetta. The fist one was the burning of Jinnah Residency. However that was not by the same militant organization, that was by the Balochistan Liberation Army. The same day, there were two other terrorist attacks, one on Women University and right after that

when the wounded were being taken to the hospital, that hospital was attacked again. In all those attacks, terrorists killed 30 people. On Eid-ul-Fitr, I think only a month later, there was a Police officer whose funeral was being held and he was also killed by terrorists. His funeral was attended by 300-400 people and terrorists attacked that funeral as well. Thirty people were killed in that but ten days before Eid, what happens is that the newly elected Government which has been talking about very soft policies towards terrorists, having negotiations with the banned outfits, what happens is that we see that terrorism has just continued to grow. Despite all of those soft policies, talking about negotiations, terrorists have made it clear that they don't have a positive agenda for Pakistan.

In a recent statement released by the TTP's spokesperson, he said that we might considered negotiations but we are never going to lay down our arms. So, the Government really needs to rethink its policy towards terrorism. Ten days before Eid, what happened? D.I. Khan's Central Prison Jail broke, that happened on 29th July and if you guys don't know about it, I will explain a little bit. Around 248 prisoners were able to escape from there, it happened when around 150 militants travelling by 50 SUVs, they went through this area which was surrounded by the Military Cantonment, the Police Lines, the Frontier Corps.' Fort. They went through all of those check points, they put booby traps here and there and they also used improvised devices and explosives. During the D.I. Khan Jail break, electricity was not there at that time. They used night vision goggles and they freed all their prisoners. People were already warned about it. Adnan Rashid who was also released in the prison break that happened in Bannu last year in April 2012, it already warned of such a jail break. The Federal and Provincial Governments had alerted all the sensitive prisons to take notice of this. These people already had a preventive action in plan. It is funny that their preventive action did not really help preventing the jail break. So 248 people were able to be released from there which shows that there was a high level of coordination between the prison's officials as well as the attackers.

I will be actually bringing a resolution regarding the prison system and the police system tomorrow, so, I will explain then. What is worst is that in January 2013, the Islamic Movement of Uzbekistan and the Tehrik-e-Taliban Pakistan have jointly created an organization by the name of Ansar-al-Aseer. This organization is tasked to free jihadist prisoners. This organization has been created so that they will plan strategies on how to free jihadist prisoners in the future. Right after the D.I. Khan's jailbreak on 31st July, a leader of Al-Qaeda said that our next target would be the Guantanamo Bay and he named three people who they said they plan to free. So, we have seen how powerful, how comfortable and how fearless these terrorists have become in Pakistan. They are getting successful in all that they are doing and what we are relying on is life imprisonment as a punishment for terrorists. Like I already mentioned, 40 thousand people killed on one hand and in comparison only seven thousand convicts on the other hand. We cannot give them their due punishment where they have killed so many innocent people.

According to international covenant on civil and political rights, the law which was signed and ratified by Pakistan, you are only going to kill people who committed serious crimes and those who had the intention to kill. These terrorists obviously when they plan, over the course of so many months, they always

have a proper strategy when they kill those people and target them. If you are not going to deter them by giving them death penalty, then life imprisonment is not a viable option. I have already said that the current prison system is not reliable. We are the most terrorism-struck country in the world and you would be surprised that we don't have a single federal high security prison in Pakistan. Whatever terrorists we catch, we put them in the same prisons with those people who are convicted of low level crimes. We put them together, no wonder it leads to more and more indoctrination of other criminals.

The state of prisons in Pakistan is such that in 2008, the convicted killer of Daniel Pearl, Omar Saeed Shaikh was able to make calls not only to the President of Pakistan using a U.K. registered SIM, he also made calls to Ashfaq Pervaiz Kayani, Chief of the Army Staff as well as a staff operator of the Indian Foreign Minister, he was trying to create misunderstanding between India and Pakistan, it almost lead the two countries to the brink of war, it is just they were able to confirm it on the phone. In prisons there is no check or there is no monitoring system, if there is such proliferation of mobile phone in prisons, how can you rely on life imprisonment as a good punishment for terrorists. They will continue to operate all their terrorist activities from the prisons. We know from Mushraff's government that government secretly signed a deal with United States and that is the reason US drone attacks have been continuing. When we are allowing the US to conduct drone attacks in Pakistan targeting suspects who have not been through been prosecution, they are not been convicted, they are just suspects, if you are allowing them to kill them and not only that also destroy their property and other innocent people who lived with them, then on the other hand if you have convicted criminals, why are you taking care of their lives. That is all I would like to say that death penalty is the best deterrence as even in our religion murder for murder, why not? Thank you.

جناب سپیکر: جناب عمر نعیم صاحب۔

جناب عمر نعیم: شکریہ جناب سپیکر۔ محترمہ سطوت وقار نے کافی تفصیل سے ایوان کو بتایا ہے کہ کس طرح سزائے موت نہ دینے کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں برائیاں جنم لے رہی ہیں اور انہوں نے facts and figures بھی بتائے۔ میں آپ کو صرف ground realities کی بات کروں گا کہ انسانی حقوق کے ادارے کہتے ہیں کہ سزائے موت دینا بری چیز ہے اس سے انسانی جان کا ضیاع ہوتا ہے اور مقصد حاصل نہیں ہوتا اس لیے ہمیں اس کے لیے کوئی اور طریقہ کار سوچنا چاہیے۔ ان کی بات بھی ٹھیک ہے کیونکہ ان کے معاشرے میں یہ چیزیں implement ہو سکتی ہیں کیونکہ وہاں پاکستان جیسی صورتحال نہیں ہے۔ وہاں ہم ایسی بات کر سکتے ہیں لیکن اس ملک میں ہم news channels اور اخبارات میں دیکھتے ہیں کہ روزآنہ اتنی تعداد میں لوگ کہیں پر target killing اور کہیں ذاتی وجوہات کی بنا پر مارے جاتے ہیں لیکن آخر میں ان کو عمر قید کی سزا دی جاتی ہے لیکن وہ کام جاری ہے۔ اس پر اگر ہم بہترین action نہیں لیتے تو یہ تو جاری رہے گی کیونکہ جب تک ہم مثال قائم نہیں کریں گے تو یہ چیزیں تو ہوتی رہیں گی۔ جب دہشت گرد کو گرفتار کیا جاتا ہے، جب اس کی enquiry ہوتی ہے تو ہمیں پتا چلتی ہیں کہ یہ لوگ ان دھماکوں اور دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث ہیں، ہمارے پاس ان کے بارے میں سارا data ہوتا ہے لیکن پھر بھی ان کو عمر قید کی سزا دیتے ہیں یا ان کو pause پر رکھ دیتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ central jail جو secure جگہ ہوتی ہے وہ

بھی ایک سوالیہ نشان بن چکا ہے۔ وہاں بھی وہ آ کر دہشت گردوں کو چھڑا کر لےجاتے ہیں۔ ان کو وہاں رکھنا بھی safe and sound option نہیں ہے تو بہتر یہی ہے اور اسلام کہتا ہے جیسا جرم ہے، ویسی سزا ہونی چاہیے۔ اگر ہم اس چیز کو یہاں پر appreciate نہیں کریں گے اور کہیں کہ پاکستان میں سزائے موت کو لاگو کرنے سے ہم دنیا کے لیے برے بن جاتے ہیں تو روز اتنی جانوں کا ضیاع ہو رہا ہے تو ان پر کیا کوئی موقف اختیار نہیں کیا جائے گا؟ میری گذارش ہے کہ اس قرارداد کی حمایت میں ووٹ دیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ مومنہ نعیم صاحبہ۔

Miss Momna Naeem: Thank you Mr. Speaker. Many points have been raised and discussed. I would just like to elaborate a few points.

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور جب اسلام نے ناک کے بدلے ناک، آنکھ کے بدلے آنکھ اور خون کے بدلے خون کہا ہے تو پھر اسلام سے آگے بڑھ کر کوئی بھی human rights کی بات نہیں کر سکتا۔ ایک اسلامی ملک میں رہتے ہوئے اسلامی قوانین کو چھوڑ کر UN, EU یا کسی بھی اور بڑے ادارے کے بنائے قوانین کو follow کرنا I don't think کہ ایک اچھا کام ہے یا مسلمان ہوتے ہوئے ہمیں کرنا چاہیے۔ پاکستان میں عمر قید کی سزا موت کے بعد سب سے بڑی سزا ہے جس میں چودہ سال ہوتے ہیں اور وہ بھی دن اور رات ملا کر گنے جاتے ہیں مطلب یہ کہ یہ سات سال بن جاتے ہیں۔ ایک بندے کو پتا ہے کہ میں چاہیے ایک یا دو سو لوگوں کو مار دوں تو مجھے صرف سات سال کے لیے جیل میں رہنا پڑے گا تو جس طرح عمر نے کہا کہ جب تک ہم ایک مثال قائم نہیں کریں گے تو کہ اگر ایک کا خون کیا تو اس کا بھی خون ہو گا اور لوگوں میں ڈر پیدا نہیں ہو گا کہ ہم جو کر رہے ہیں وہ غلط کام ہے۔ میرے خیال میں life imprisonment different types of crimes and death penalty different types of crimes کے لیے ہونی چاہیے۔ ہماری resolution میں بتایا گیا ہے اور حال ہی میں دو jail breaks ہوئے ہیں وہ بھی یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ انسانوں نے ہی develop کیا ہے تو وہ جیل بھی توڑ سکتا ہے۔ اگر وہ قتل و خون کر سکتا ہے تو وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اس لیے death penalty اسلام اور ہمارے ملک کے حالات کے مطابق death penalty بہترین سزا ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب شفقت علی صاحب۔

جناب شفقت علی: شکریہ جناب سپیکر۔ سطوت وقار، عمر نعیم اور مومنہ نعیم کی طرف سے پیش کی گئی قرارداد کو support کرتے ہوئے میں یہ کہوں گا کہ سزائے موت کو ختم کرنا اپنے ہاتھوں سے برائیوں کو دعوت دینا ہے۔ انہوں نےاس میں لکھا ہے کہ ہمیں بیرونی ممالک کے دباؤ کی وجہ سے سزائے موت کو ختم نہیں کرنا چاہیے۔ میں کو بھی توجہ دلانا چاہوں گا کہ پاکستان میں چودہ، پندرہ مارچ 2013 کو سینیٹ میں anti terrorism amendments کی ہیں، ان میں ایک چیز واضح کر دی ہے کہ پاکستان بنیادی حقوق، اندرونی معاملات اور لوگوں کی بجائے بیرونی دباؤ کو مد نظر رکھتے ہوئے anti terrorism میں قدم اٹھائے گا۔ میری درخواست ہے کہ آپ اس قانون کو ایک مرتبہ دیکھ لیں۔ دوسرا میں کہوں گا کہ سزائے موت کو ختم نہیں کرنا چاہیے اور اس کی مثال دوں گا کہ حضر ت عمر کا دور خلافت تھا اور قرآن پاک میں حکم ہے کہ شراب نوشی کی سزا اسی کوڑے ہے، حضرت عمر کو پتا چلا کہ ان کے بیٹے نے شراب پی ہے۔ جب ان کو عدالت میں لایا گیا تو

انہوں نے اپنے جرم کا اقرار کرتے ہوئے کہا غلطی ہو گئی ہے، آئندہ ایسا نہیں ہو گا لیکن آپ نے ان کو معاف نہیں کیا اور کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ اس وقت وہ بہت زیادہ بیمار تھے، آپ وزرا اور دوستوں نے بھی سفارش کی لیکن آپ نے کہا کہ اگر میں آج معاف کر دوں گا تو تا قیامت یہاں پر خون ریزی ہو گی۔ آپ کے حکم پر ان کو کوڑے مارے گئے اور وہ موقع پر وفات پا گئے لیکن ان کو معافی نہیں دی گئی۔ دوسری بات فتح مکہ پر نبی کریم نے عام معافی کا اعلان کیا کہ جو خانہ کعبہ میں، ابو سفیان کے گھر میں چلا جائے گا، اس کو معافی دی جائے گی۔ مکہ فتح ہو گیا اور لوگوں کو معاف کر دیا گیا لیکن آٹھ یا نو لوگ ایسے تھے جن کو معاف نہیں کیا گیا تھا۔ آپ نے کہا کہ ان کا قتل عام کیا جائے کیونکہ یہ منافق اور اسلام کے دشمن ہیں، انہوں نے اسلام کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ اگر اس وقت وہ اسلام کے منافق تھے اور قرآن میں ارشاد ہے کہ اگر ایک انسان کو قتل کیا گیا تو پوری انسانیت کو قتل کیا، اگر ایک کی جان بچائی تو گویا پوری انسانیت کی جان بچائی۔ وہ اگر اسلام میں لوگوں کو قتل کرتے اور نقصان پہنچاتے تھے تو ایک صدر اور وزیر اعظم یا آپ کیسے سزائے موت کو معاف کرنے کا حق رکھتے ہیں؟

میں توجہ دلانا چاہوں گا کہ 1973 کے آئین میں واضح طور پر لکھا گیا ہے پاکستان کا صدر اور وزیر اعظم بھی مسلمان ہو گا۔ میرا سوال ہے کہ مسلمان صدر قرآن کا منکر نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآن کان کے بدلے کان، جان کے بدلے جان جب کہ آپ کہتے ہو معاف کرتے ہیں۔ وہ مسلمان نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ قرآن کا انکار کرنے والا ہے لہذا ہمیں سزائے موت ختم نہیں کرنی چاہیے اور جو سات ہزار تعداد بتائی گئی ہے، ان کو جلد از جلد سزائے موت دی جائے تا کہ قتل عام، خون ریزی، ناانصافی کا خاتمہ ہو سکے اور ہم اسلامی ملک کہلانے کے حقدار بنیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب رفیع اللہ کاکڑ۔

Mr. Rafiullah Kakar: Honourable Speaker, thank you. Miss Sitwat Waqar and fellow parliamentarians have talked in detail about it I would not go for length. I particularly request Mr. Shafqat and Miss Momna Naeem and other fellow parliamentarians to please refrain from invoking Islam in every issue. Miss Sitwat Waqar talked in detail and her arguments were absolutely perfect. She came with rational arguments supporting all with evidences, facts and statistics but when you introduce in every such debate, there are many dilemmas and issues with such style of argument or explanation. For example there is a person who wants to disagree with some of the arguments

جب آپ اسلام بیچ میں لاتے ہیں تو آپ نے automatically اس کا منہ بند کروا دیا کیونکہ اگر وہ بولنا چاہے تو اس ملک میں بہت سے فتوے جاری ہو جاتے ہیں۔ آپ rational constructive criticism کے لیے space/room by invoking Islam بند کر دیتے ہیں۔ جب آپ اسلام کی بات کرتے ہیں we also blame Islamic extremists اور جو political parties ہیں، میری limited understanding کے مطابق religion کے issue کے ساتھ سب سے بڑا dilemma یہ ہے کہ starting from the freedom movement ابھی تک so called moderates, seculars have invoked Islam in every issue انہوں نے ہر debate کا foundation اسلام کو بنایا جس نے Islamists کو traditionally room دیا کہ وہ اس کو اپنی favour میں maneuver کریں۔ مولانا مودودی کو ہم پاکستان کے خلاف

کہتے ہیں، وہ اس کے خلاف نہیں تھے، ان کو مسلم لیگ نے موقع دیا، انہوں نے اسلام کے نام پر تحریک چلائی and obviously Modoodi was better in handling Islamic discourse than Jinnah sahib and all other leaders of the freedom movement. اس کے بعد آپ نے national narrative promote کیا، ہر چیز میں اسلام لائے اور جب اسلام لاتے ہیں جو لوگ اپنے آپ کو Islamist کہتے ہیں، ان کو آپ پر natural edge حاصل ہے کہ ان کی information آپ سے زیادہ ہوتی ہے۔ میں ان کو cautious note پر اپنے fellow parliamentarians سے request کرنا چاہوں گا کہ please do not invoke Islam in every thing. Thank you.

جناب سپیکر: حرا ممتاز صاحبہ۔

Miss Hira Mumtaz: Thank you Mr. Speaker. I would like to start by bringing to attention other similar incident that took place. A well planned attack on a prison in the outskirts of Baghdad, 10 policemen and four militants were killed and by the time Iraqi security forces were able to regain control roughly 500 prisoners had escaped most of which were convicted Alquida members. Although there is no direct link that can be proved between these prison break but the earlier incursion in Bannu may have served as inspiration to those who carried out prison break near Baghdad and the following jail break in D.I. Khan. There is fear amongst people that these successful jail breaks will now inspire more attempts in both countries. All these groups watch others, pick up knowledge, and learn lessons, replicate tactics and this will keep happening. Possibly the next target be Karachi or Lahore. This also reflects the growing capabilities of Pakistani branch of Talbans to strike at the hearts of Pakistan otherwise closely guarded prison system. The most immediate effect of which is amounting sense between Pakistanis that the government, corruption, incompetence and complacency is as much to blame these Pakistani Talibans and this is instilling a growing sense of insecurity among the people of Pakistan and it is the time that the government take action and protect its people as is they rightfully deserve. The only solution that we can propose is the elimination and direct execution of these militants. Thank you.

Miss Sitwat Waqar: I just like to add something what Hirra already said. On 29th July there was the D.I. Khan jail break. Two days before on 27th July there was jail break in Libia and that freed 1000 prisoners. Five days before that on 21st and 22nd July there were two jail breaks in Iraq, in Abu Ghrab and Altaji prisons. They released 500 prisoners. Alquida in Iraq claim responsibility for the jail breaks in Iraq and TTP which is also affiliated with Alquida claim responsibility for the D.I.Khan jail break. These two are definitely linked except Libian jail break. These two are linked that why the leader of Alquida has said that the recent jail breaks will also be doing further jail breaks in future. Thank you.

جناب سپیکر: جناب ولی کاکڑ صاحب۔

جناب حضرت ولی کاکڑ: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس resolution پر میں جو بات کرنا چاہتا تھا، وہ تقریباً ہو گئی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مس سطوت وقار نے ایک چیز پر بہت زور دیا تھا کہ بیرونی ممالک جیسے EU, Human Right Organizations پاکستان پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ death penalty نہیں ہونی چاہیے۔ پاکستان میں یہ mind set already exist کر رہا ہے کیونکہ ہم parliamentarians کھلے عام یہ بات نہیں کر سکتے کہ گورنر پنجاب سلیمان تاثیر کے قاتل کو جس نے قانون اپنے ہاتھ میں لیا، اس کو death penalty ملنی چاہیے۔

یہ ہماری اپنی غلطی ہے، کسی اور کی نہیں ہے۔ اگر ہمارے ملک میں ایک elected Prime Minister کو death penalty مل سکتی ہے تو گورنر کے قاتل کو کیوں نہیں ملتی۔ یہ کسی اور کی نہیں ہماری اپنی غلطی ہے۔ جناب سپیکر! اس نے یہ کہا کہ recent government is about to sign agreement that death penalty نہیں ہونی چاہیے۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ قدم موجودہ حکومت بیرونی دباؤ کی وجہ سے نہیں state اندر موجود non state actor کے دباؤ کی وجہ سے لے رہی ہے کہ اگر آپ نے death penalty ختم نہ کی تو ہم نے high government official کو target کرنا ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ death penalty کے ساتھ ساتھ جہاں ایسا terrorist ملے اس کو سپریم کورٹ یا عدالت سے سزا ملنے کے فوراً بعد سزائے موت مل جانی چاہیے۔ کل کو ایسی resolution لائے کہ سلیمان تاثیر کے قاتل ممتاز قادری کو کل ہی پھانسی ہونی چاہیے پھر میں دیکھوں گا کیونکہ ہم نے mind set کو challenge کرنا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب اسد عبدالمحمد صاحب۔

جناب اسد عبدالمحمد: محترم سپیکر! یہ اچھی بات ہے کہ تین، چار، پانچ لوگ مل کر ایک resolution لائیں۔ ایک تجویز دینا چاہوں گا کہ تین جو resolution لائے تھے، تینوں نے ایک ہی آیتquote کی کہ خون کا بدلہ خون اور ناک کے بدلے ناک۔ یہ کوشش کریں کہ اگر تینوں کے پاس مختلف مواد ہو تو بولے ورنہ کوئی ایک بات کر لے۔Being a pro humanitarian, being a logical person میں اس resolutionسے on six solid reasons disagree کرتا ہوں۔ پہلا کافی complex issue ہے، یہ کہنا کہ سات ہزار بندوں کو فوراً death penalty دے دیں.in my opinion it is a myopic view پچھلے ماہ کراچی میں دو شیعہ جماعت خانے جو آغا خانی کے ہیں، ان میں bomb blasts ہوئے۔ اس کا connection یہ تھا کہ moratorium اٹھ گیا تھا حکومت ان TTP کے لوگوں کو hang کرنا چاہتی تھی اور ان کے witness آغا خانی تھے۔ چونکہ وہ witness آغا خانی تھے اس لیے ان کے جماعت خانوں کو target کیا جا رہا تھا۔ This is not a simple issue تو اس کو ہم اس طرح نہیں دیکھ سکتے۔ دوسرا economic grounds پر جہاں آپ کا budget deficit بڑھتا جا رہا ہے، کھانے کو کچھ نہیں ہے، غربت بڑھتی جا رہی ہے اور EU یہ threat دے کہ آپ کو trade priority, free trade status نہیں دیں گے۔ اگر آپ نے سات ہزار لوگوں کو hang کیا تو میرے خیال میں ہمارا اپنا suicide ہو گا۔ Third, how can we be assure on judicial grounds کہ جن کو convict قرار دیا ہے، وہ واقعی convict ہیں۔ ایک ملک جس میں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو پر made up case کر کے ان کو convict قرار دے کر ان کو hangکیا جا سکتا ہے تو کیا guarantee ہے کہ سات ہزار میں سے پانچ ہزار لوگ political revenges کا شکار نہیں ہیں۔ چوتھی وجہ یہ جب ہم کسی کو hang کرنے کی بات کرتے ہیں تو blameسوسائٹی سے ہٹا کر اس بندے پر ڈال دیتے ہیں۔ اس سے یہ مراد ہے کہ یہ اس انسان کی غلطی ہے، معاشرے میں موجود جن وجوہات کی بنا پر وہ یہ crime کرنے پر force, compel ہوا تھا، اس کو ignore کر دیتے ہیں۔ اگر وہ جیل میں رہا تو ہمارے پاس یہ موقع ہو گا کہ دیکھیں کہ اس نے یہ جرم کیوں کیا تھا اور اس کی وجوہات کیا تھیں۔ اس طرح سے root cause کرنی چاہییں بجائے اس آدمی کو ختم کرنے کے۔

امریکہ میں ایک رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ the expense that government has to bear during the court procession جب تک بھی ہو، اس وقت تک جب تک اس کو convict قرار دیا جاتا ہے، اس کا expense اس کو تیس سال جیل میں رکھنے سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس بنا پر چونکہ ہمارے ملک تقریباً دو لاکھ کے قریب cases pending ہیں اور capital punishment کا کیس ویسے بھی بہت وقت لیتا ہے تو وقت، پیسہ، resources and judges سب کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں capital punishment پر بالکل agree نہیں کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ on ethical ground کیا ایک انسان کا زندہ رہنا اس کا حق ہے، اس کے environment کو ٹھیک کرنا، اس کے mind set کو correctکرنا authorities کی ذمہ داری ہے۔ اس کے root causes کو دور کرنا authorities کی ذمہ داری ہے، صرف بندے کو مارنا ہماری ذمہ داری نہیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: محترمہ اصیلہ صاحبہ۔

مس اصیلہ شمیم حق: جناب سپیکر! اسد صاحب نے میری بات بھی کہہ دی ہے۔ ان سے جو بات رہ گئی ہے وہ یہ ہے کہ مس سطوت وقار صاحبہ نے کہا تھا کہ ہمارے ملک میں کوئی federal high security prisons نہیں ہیں۔ میں یہ بتانا چاہوں گی کہ instead of sanctioning the killing of 7000 people, you should try to make that federal prison. کسی state کو یہ حق نہ دیں کہ وہ سات ہزار لوگوں کو مار ڈالیں۔ جب یہاں پر life imprisonment کی بات ہو رہی ہے تو اس کو کیوں seriously نہیں لیا جا رہا؟ ایسا لگ رہا ہے کہ life imprisonment is not a big deal. It is huge deal. It is the death of the sprit. When you taking off a man's freedom which is so essential to his life, you basically killing his spirit. Is that not enough for everybody? Do we need to murder, to kill or do we need to blood on our hands to be happy? Thank you.

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ انعم آصف صاحبہ۔

مس انعم آصف:شکریہ، جناب سپیکر۔ میں چند چیزیں واضح کرنا چاہوں گی کہ ایک تو یہ جو آیت اسلام کے behalf پر as reference quote کر رہے ہیں، اس کو مکمل پڑھ لیں تو اسلام بھی اس چیز کو justify کر دیتا ہے کہ کسی کو اس طرح سے قتل کرنا اہم نہیں ہے۔ اگر آپ معاف کر دیں تو وہ زیادہ افضل ہے۔ خلفائے راشدین کے دور میں ایسا ہوا کہ قحط کے دوران انہوں نے تمام حدود ختم کر دیں تھیں۔ کیونکہ حالات جب ایسے ہو جائیں کہ وہ غلط کاموں کو trigger, stimulate کر سکیں تو آپ کے پاس چوری یا کسی بھی ایسے جرم کی سزا دینے کا کوئی حق نہیں ہے جب آپ کا ماحول اس چیز کو favour کر رہا ہو۔ اس لیے اسلام کہیں بھی قطعاً اس چیز کی اجازت نہیں دیتا کہ آپ اپنی جیل کو secure نہیں بنا سکتے تو ان سات ہزار لوگوں کو قتل کرنے کے لیے بیک وقت ایک ادارے کو authorize کر دیں۔

کیا آپ اس چیز کو confirm کر سکتے ہیں کہ ان لوگوں کو مار کر آپ کی باقی ساری situations ٹھیک ہو جائیں گی؟ اگر مارنے سے مسائل کا حل نکل آتا تو بلوچستان کے جن issues کی ہم بات کر رہے تھے، وہ بھی ایک نسل کو target کر رہے ہیں۔ جہاں پر لوگوں کو مار کر وہ چاہ رہے ہیں کہ وہ مسئلہ ختم ہو جائے گا لیکن وہ چیز مزید بڑھتی جاتی ہے۔ چیزوں کو بہتر کرنے کے لیے you have to go for reforms rather than killing those people. Thank you.

Mr. Afnan Saeeduzzaman Siddique: Thank you. I think much has been said. The only thing which I want to add was the economic sanctions which were being discussed over here, they said that it has no implications over a period of time because we are then driven what the other nations has to say towards us. In order to set our own record state, my only thing that 7000 people they should be executed, probably they have done something wrong but in the execution of the entire country slowly by those countries which can impose embargos and different sort of restrictions on us, it is the slow killing of the nation and I would not agree with anything of that sort. You need to reform your own ways progress the society in such a way that capital punishment and these sort of issues had taken up in completely different context but bringing Islam also in between the whole conversation I myself is not happy with such sort of arguments which have been given.

جناب محمد اقبال زہری: میں مومنہ نعیم کی بات کو آگے بڑھاوں گا کہ وہ دہشت گردی کر سکتے ہیں تو جیل بھی توڑ سکتے ہیں۔ USA پاگل نہیں تھا کہ اس نے گوانتا ناموبے جیل بنا کر القاعدہ کے دہشت گردوں کو وہاں ڈالا۔ یہ ملک ایٹم بم بنا سکتا ہے تو ایک جیل کیوں نہیں بنا سکتا؟ اس میں حکومت کی negligence ہے کیونکہ اتنے high profile terrorists کو ایک عام جیل میں رکھنے کی کیا ضرورت تھی؟ وہاں سے وہ بھاگ سکتے تھے اس لیے ایسی جیل بنائی جائے جس کو directly army supervise کرے اور اس کے بعد دہشت گردوں کو سزائے موت دینے کی بجائے ان کو normalize کرنے کی کوشش کریں جیسا کہ باہر کی جیلوں میں ہوتا ہے۔

Miss Sitwat Waqar: I am surprised and disappointed that except Hazrat Wali Kakar, Mr. Shafqat and Mr. Rafiullah the rest of you are just for the sake of debate are saying vague things. I am even more surprised that Mr. Asad actually has sympathies with the terrorists in Pakistan. He actually wants the state of Pakistan to save money so that we can save terrorists. Save money, save terrorists.

سزائے موت اس لیے نہ ہو کہ بہت زیادہ پیسے لگتے ہیں۔ پیسے بچاؤ لیکن terrorists کو بھی بچاؤ۔ اس کے علاوہ مس اصیلہ نے high security prison کا کہا ہے، میں اس سے بالکل متفق ہوں اور اسی لیے میں نے یہ کہا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جتنی بھی jail breaks ہوئی ہیں، ان کی study سے یہ پتا چلا ہے کہ inside prison officials کی terrorists کے ساتھ بہت زیادہ coordination تھی۔ اس کے بغیر یہ نہیں ہو سکتا۔ جب آپ کی جیلوں کا نظام دہشت گردوں کی اتنی مدد کرتا ہے تو میرا نہیں خیال کہ ہماری حکومت سے جب تک corruption ختم نہیں ہوتی اس وقت تک گوانتا ناموبے کی طرح ہماری ایک federal high security prison بن سکتی ہے۔ آپ امریکہ کی بات کرتے ہیں، ان کا law enforcement system کتنا اچھا ہے۔ If we can achieve that, I think life imprisonment is great. I mean Umar Sheikh the person behind 9/11 attacks is still alive and it was his information that has lead to the killing the Usama Bin Ladin as well, according to a source. They do keep their prisoners alive so that they can get more information out of them but in Pakistan I don’t think that is possible seeing the recent jail breaks. Let us face it. ہمارے prison system میں بہت سے loop holes ہیں۔ سعودی عرب کی مثال لے لیں، وہاں پر capital punishment ہے اور وہاں پر سط سے زیادہ minimal crime rate

ہے۔ وہاں پر چوروں کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں اس لیے .I have no wonder there is hardly any stealing there
Thank you.

جناب ہاشم ملک: میں نے تنقید برائے تنقید نہیں بلکہ ایک اصولی بات کروں گا کہ death penalty کی بات ہو گئی اور انہوں نے لکھا ہے کہ immediately سات ہزار بندوں کو execute کر دیا جائے۔ اس میں اگر ممتاز قادری ہو گا تو میں بخوشی شامل ہوں گا لیکن ان سات ہزار بندوں کل ہی جناب سٹیڈیم میں لے آئیں، ان کو execute کیا جائے لیکن یہ نہ بھولیے کہ ان میں وہ آسیہ بی بی بھی ہو گی جس پر blasphemy law کی وجہ سے سزائے موت ہوئی تھی۔اس کو black and white دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ سارے برے یا اچھے ہیں۔ ہم نے اپنے legal system کو اتنا اچھا کرنا ہے کہ innocent لوگوں کو death penalty سے بچا سکیں اور جو convicts, criminals ہیں، ان کو سزائے موت دے سکیں۔ اس طرف اگر چلنا ہے تو پہلے سسٹم کو بہتر کر لیں تا کہ بے قصور بچ جائیں اور قصور وار کو سزا ملے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب کاشف صاحب۔

جناب کاشف علی: شکریہ جناب سپیکر۔ میرا خیال ہے کہ resolution کے بارے میں تو مس سطوت نے کافی تفصیل سے بتا دیا ہے۔ دو، تین interesting comments تھے usually میں ان کو surprising تو نہیں لیتا مگر آج اس لیے لے رہا ہوں کہ ایسے لوگوں نے کہا ہے جو عموماً ایسے comments pass نہیں کرتے۔ افنان صاحب نے کہا کہ یہ slow killing of the nation ہے۔ ?Are you assuming the entire country as a terrorist اسد صاحب کو ہر resolution vague لگتی ہے۔

Mr. Speaker, the heaviest economic sanctions in the history of Pakistan were imposed on Pakistan in the aftermath of testing the nuclear weapons.

اگر ہمارا ملک ان پابندیوں کو برداشت کرسکتا ہے تو میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں، یقین کریں اگر ہم ان سات ہزار convicts کو لٹکا دیں تو ہم ان sanctions کو بھی برداشت کر لیں گے۔

جناب سپیکر! اس ایوان میں terrorism کے علاوہ کوئی بات ہی نہیں ہوئی۔ اس مسئلے پر جب بھی ہم نے بات کی، یہ اتفاق ہوا کہ جو لوگ dialogue نہیں کررہے، ان کو آپ ماردیں۔ جو لوگ selected target کررہے ہیں ڈرون کے ساتھ، ان کو آپ مار دیں تو جنابِ سپیکر! ڈرون سے اور war سے کوئی اچھے مسلمان پیدا نہیں ہوتے، صرف لوگ مرتے ہیں۔ جب آپ اس طریقے سے لوگوں کو مارسکتے ہیں تو یہ تو ایک legal procedure ہے۔ ایک legal procedure ہے کہ وہ convicted ہیں۔ مجھے سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ اس قرارداد کو کوئی سمجھ ہی نہیں پایا۔ اگر آپ پچھلے دو مہینوں کے دوران پوری دنیا میں jail break ہونے والے incidents دیکھیں، اس سے آپ کو ایک چیز بہت clearly manifest ہوگی کہ jail break is becoming a new tactics in the global war on terrorism. This is what this resolution is meant to be. دہشت گردی کے ضمن میں جیلیں توڑنا، ایک نیا tactic بنتا جارہا ہے۔ یہ صرف پاکستان کی weak jails نہیں ہیں جو break ہوئی ہیں، یہ argument کہ ہمارے پاس strong jails نہیں ہیں، پولیس سسٹم نہیں ہے، جیسا کہ سطوت نے کہا کہ وہ اس معاملے پر بھی ایک resolution لائیں گی۔ یہاں پر مسئلہ یہ ہے، اگر آپ اسی ground پر کررہے ہیں تو میرے خیال میں ethical or freedom to live کے arguments نہیں آنے چاہییں۔ ایک ایسا انسان despite the caring

مسجد میں جاکر دھماکا کردیتا ہے اور وہ ایک صحیح procedure کے ذریعے convict ہوچکا ہے، اس کو hang کرنے میں کوئی issue نہیں ہونا چاہیے۔ جب ہم اتفاق کررہے ہیں کہ انہی لوگوں کو ڈرون سے مارو، اس چیز پر اتفاق کررہے ہیں کہ آرمی آپریشن کرکے بھی مارو تو جنابِ سپیکر! ایک legal procedure سے مارنے سے کیا فائدہ ہے؟ اس resolution میں بہت سی contradictions ہیں۔ I think the urgency of this resolution needs to be understood that the jailbreak has become an important way in the global terrorism. کوئی بھی ملک اس کو سنبھال نہیں پارہا۔

That is what we are demanding that the Government should refrain from renewing the moratorium regarding all these convicts, that would be more better. Thank you.

جناب اسد اللہ چٹھہ: جناب سپیکر! محترم لیڈر آف دی اپوزیشن نے کافی تفصیل میں جاکر اس قرارداد کو defend کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس میں مجھے کچھ چیزیں technically and legally, wrong نظر آرہی ہیں۔

سب سے پہلے میں یہ چیز mention کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے اس میں لکھا ہے:

> "jailbreaks also manifest the ineffectiveness of life imprisonment as a reliable penalty for terrorists in Pakistan."

کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں بھی life imprisonment ایک سزا ہے، اگر وہ ineffective ہے تو ہم اس کو ہٹا کر وہاں death penalty لگادیں؟ دوسری بات، میڈم سطوت نے خود ہی mention کیا ہے بلکہ explain کیا ہے کہ ہم نے ایک international covenant sign کیا ہوا ہے۔ اگر ہم نے ایک international covenant sign کیا ہوا ہے تو بین الاقوامی قانون کے تحت ہم اسے follow کرنے کے لیے legally bound ہیں۔ آپ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر international law کے ساتھ آپ کا domestic law, in conflict آرہا ہے تو ہم domestic law کو prevalence دیں۔ یہ کس طرح ممکن ہے؟ آپ نے پھر sanctions نہیں لگوانی تو اور کیا کرنا ہے۔ یا تو پہلے یہ step نہیں لینا چاہیے تھا، اگر ریاست نے اور حکومت نے یہ step لے لیا ہے تو اب اسے follow کرنا پڑے گا۔ بین الاقوامی سطح پر یہ آپ کی مجبوری ہے۔

تیسری بات، شیخ صاحب دو چیزوں کو mix کررہے ہیں۔ نمبر ایک، آپ نے یہ کہا کہ ہمیں دہشت گردوں کے خلاف کام کرنا چاہیے۔ انہیں open war کی طرف لے جانا چاہیے۔ ہماری پارٹی کا بھی بالکل یہی stance ہے۔ یہ کام military اور executive کا ہوتا ہے جبکہ آپ یہ کام judiciary سے لینے جارہے ہیں۔ آپ terrorists کو پکڑیں، انہیں جیل میں بند کریں ، judiciary کو کہیں کہ آپ open سزائیں دیں اور ہم انہیں death penalties دیتے ہیں۔ اس چیز کو بھی آپ kindly review کریں۔

چوتھی بات جو کہ بہت اہم ہے، اس resolution میں تین چار چیزیں itself conflicting ہیں۔ ایک میں نے international law کے بارے میں mention کیا۔ دوسرا، میں نے عمر قید کے متعلق بات کی جس کو یہ کہہ رہے ہیں کہ بہت ineffective ہے، اس کو ہمیں death penalty کےساتھ replace کردینا چاہیے۔ تیسرا، کیا آج تک آپ اس چیز پر resolution لے کر آئے ہیں کہ کوئی witness protection ہونی چاہیے۔ یہ بل تو ایوان کی اِس جانب سے آیا ہے، سابقہ وزیر قانون کی طرف سے۔ کیا آپ نے کبھی یہ کہنے کی جرأت کی ہے anti-terrorist law

کو strengthen کرنا چاہیے؟ آپ ساری چیزوں کو bypass کرکے final stage پر چلے گئے ہیں کہ جی death penalty ہونی چاہیے۔

اس کے علاوہ جب آپ terrorism کو tackle کررہے ہوتے ہیں تو آپ کو تھوڑی سی prudence بردباری، تحمل اور صبر سے کام لینا چاہیے بجائے اس کے کہ آپ ہٹلر والا رویہ اختیار کرلیں کہ سب کو اڑا دو۔ سات ہزار ہیں، اٹھاؤ اور سب کو پھانسی لگادو۔ یہ کہاں کا جواز ہے؟ آپ نے human rights کو watch کرنا ہوتا ہے۔ اس وقت جو human rights کا جو international discourse چل رہا ہے you cannot violate it altogether. آپ نے اگر کسی دستاویز پر دستخط کیے ہیں تو آپ قانونی طور پر bound ہیں، آپ کو اسے follow کرنا پڑے گا۔ شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: رانا فیصل حیات صاحب۔

رانا فیصل حیات: شکریہ جنابِ سپیکر۔ اس موضوع پر کافی بحث ہوچکی ہے، میں زیادہ بات نہیں کروں گا۔ اس میں چونکہ قانونی اور مذہبی technicalities ہیں، معاملہ sensitiveہے تو میں request کروں گا کہ اسے لاء کمیٹی کی طرف refer کردیں تاکہ وہ اس پر غور کرکے دوبارہ ایوان میں لائیں۔

جناب کاشف علی: جناب سپیکر! اگر changes کی ضرورت تھی تو انہیں چاہیے تھا کہ amendments لاتے اور ایوان سے amendments pass کروالیتے۔

ایک معزز رکن: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب! یہ کوئی simple issue نہیں ہے۔ میں نے آپ سے پہلے بھی یہ کہا ہے کہ بڑے تحمل اور بردباری سے کام لینا چاہیے۔ کیا ہم اس پر صرف دو منٹ میں amendments لے آئیں؟ یہ ایک بہت technical issue ہے۔ زیادہ جلد بازی نہ کی جائے تو بہتر ہوگا۔

Mr. Speaker: I will take sense of the House. I put this motion for approval of the House whether we may refer this matter to the committee.

(The motion was negatived)

Mr. Speaker: So, it is not referred to the committee. It is dropped.

جناب کاشف علی: جناب! اسے ایوان سے تو منظور کروالیں۔ ووٹنگ اس لیے تھی کہ اس معاملے کو کمیٹی کے پاس جانا چاہیے یا نہیں۔

Mr. Speaker: OK. I put the motion to the House for approval.

(The motion was negatived)

Mr. Speaker: Next item on the agenda. Mr. Amin Ismaili has a resolution to move.

(Some members suggested that this item may be dropped)

Mr. Speaker: It is being drop by consensus. OK, thank you. Now there is a Government Bill. Asad Ullah Chattha *sahib*, please introduce your bill.

جناب اسداللہ چٹھہ (یوتھ منسٹر برائے قانون، پارلیمانی امور اور انسانی حقوق): میں اس بل کی تھوڑی سی history بتانا چاہوں گا۔

ایک معزز رکن: پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Speaker: Do you have the leave to introduce the bill?

جناب اسداللہ چٹھہ: جی جناب۔ میں نے کل جودت صاحب کو بل submit کرادیا تھا۔

جناب کاشف علی: جناب! بل کی کاپی ہمارے پاس نہیں ہے۔

ایک معزز رکن: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب! Rules of Procedureکے مطابق، بل ہر ممبر کے پاس ہونا چاہیے۔ میں Rule 33 پڑھ دیتا ہوں:

"Copy of the bill shall be supplied to the members on its introduction."

حکومت بار بار Rules of Procedure کی violation کررہی ہے۔ یہ چوتھا سیشن ہے جبکہ حکومت کی طرف سے ابھی تک ایک بھی بل نہیں آیا۔ اس سے پہلے بھی جب حکومت کی جانب سے بل پیش کیا گیا تھا تو انہوں نے یہی غلطی کی تھی۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ یہ ایوان کا وقت کیوں ضائع کررہے ہیں۔ جب ہمیں کاپی ہی نہیں ملی تو ہم اس پر کیا بحث کریں اور کیا input دیں۔ اس ایوان کے وقت کو ضائع کیا جارہا ہے اور ایوان کے ساتھ بار بار مذاق کیا جارہا ہے۔ حکومتی benches کو فہم ہی نہیں ہے کہ کام کس طرح کرنا ہے۔ یہ کیا مذاق چل رہا ہے؟ پرائم منسٹر کو ہٹایا گیا تو تب بھی Rules of Procedure کو follow نہیں کیا گیا اور اب بھی follow نہیں کیا جارہا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے بل کی کاپی table پر lay نہیں کی؟ جب lay نہیں کی تو پھر agenda میں شامل نہیں کرنا چاہیے تھا۔ It is a mistake. We will lay this tomorrow morning. Thank you.

جناب اسداللہ چٹھہ: اچھی بات ہے کہ چلیں ہم سپیکر کی ruling کو تو follow کرتے ہیں بجائے اس کے کہ پانچ پانچ منٹ لمبی تقریریں کریں۔

Mr. Speaker: You need to have the copy, you need to study.

بلکہ شام کو ان کے کمروں میں بل کی کاپیاں پہنچادی جائیں تاکہ یہ کل صبح تک prepare ہوسکیں۔ قاعدہ بھی یہی ہے۔

There is no other business, so the House is adjourned to meet tomorrow at 10:30.

[The House was adjourned to meet again on Sunday, the 1st September, 2013 at 10:30 am]